10 غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی کا جائزہ

10.1 عمومی جائزہ

غیر بینکی مالی اداروں کے گروپ میں غیر بینکی مالی کمپنیاں (این بی ایف سیز)، میوچل فنڈز، مضاربہ اور ترقیاتی مالی ادارے شامل ہیں۔ مالی سال 2007ء[1] کے دوران غیر بینکی مالی اداروں کے اثاثے 22.7 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 567 ارب روپے ہوگئے جبکہ مالی سال 2006ء میں ان کی نمو 17.4 فیصد رہی تھی۔ مالی سال 2007ء کے دوران اس کاروبار سے منسلک اداروں کی تعداد 209 [2] تھی جو مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 237 تک پہنچ گئی ہے۔ مالی سال 2006ء میں ان کی تعداد 188 تک تھی۔ اس شعبے کے مجموعی اثاثوں کے حجم اور جی ڈی پی کا تناسب 5.9 فیصد بنتا ہے جبکہ مالی شعبے کے کل اثاثوں میں اس کا حصہ 8 فیصد (آخر مالی سال 2008ء) رہا، جو خاصا کم ہے۔ اسی طرح مالی شعبے کی مجموعی امانتوں میں اس کا تناسب 1.1 فیصد کی پست سطح پر ہے۔ غیر بینکی مالی کمپنیاں، مضاربہ اور میوچل فنڈ ز سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) جبکہ ترقیاتی مالی اداروں کی نگرانی اسٹیٹ بینک کی ذمہ داری ہے۔ غیر بینکی مالی کمپنیوں، مضاربہ اور ترقیاتی مالی اداروں کو غیر بینکی مالی ادارے شمار کیا جاتا ہے۔

نومبر مالی سال 2008ء میں ایس ای سی پی نے غیر بینکی مالی کمپنیوں کے ضوابطی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے کچھ ضروری اقدامات متعارف کرائے۔ غیر بینکی مالی کمپنیوں کا تصور 2002ء میں پیش کیا گیا اور اسی وقت ان مالی اداروں کی نگرانی کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک سے ایس ای سی پی کو منتقل کردی گئی تھی۔ مالی شعبے کے وسیع تحرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس ای سی پی نے غیر بینکی مالی کمپنیاں (قیام وضابطہ کاری) قواعد 2003ء میں ترمیم کی جبکہ 2007ء کے دوران اس کے قواعد وضوابط میں مزید تبدیلیاں بھی کی گئیں۔ [3] ترمیم شدہ قواعد وضوابط ایس ای سی پی کے 2002ء سے غیر بینکی مالی کمپنیوں کے متعلق تجربات پر مبنی ہیں تاہم ان کے متعلق فریقین سے جامع مشاورت بھی کی گئی۔ غیر بینکی مالی کمپنیوں کے نئے قواعد وضوابط میں فنانس ایکٹ 2007ء کے تحت ایس ای سی پی کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ نئے قواعد وضوابط میں مختلف اقسام کی غیر بینکی مالی کمپنیوں کی تشکیل سے متعلق ضروری شرائط کے ساتھ ساتھ ان کے تمام آپریشنل امور ومسائل کا احاطہ کرتے ہوئے جاری کردہ محتاطیہ ضوابط کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نیا ضوابطی ڈھانچہ اب غیر بینکی مالی کمپنیوں کے قواعد 2003ء (ترمیم شدہ) اور غیر بینکی مالی کمپنیوں کے قواعد وضوابط 2007ء پر مشتمل ہے۔ اگست مالی سال 2009ء میں ایس ای سی پی نے 2007ء کے قواعد وضوابط کے بعض قانونی پہلوؤں کی وضاحت اور منڈی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اس کا نظرثانی شدہ مسودہ جاری کیا، جسے غیر بینکی مالی کمپنیاں اور مطلع ادارہ جاتی ریگولیشنز 2008ء کا نام دیا گیا ہے۔ ان ضوابط کو حتمی شکل دے کر جاری کردیا گیا ہے۔ نتیجتاً نیا ضوابطی فریم ورک اب: غیر بینکی مالی کمپنیوں کے قواعد 2003ء (ترمیم شدہ) اور غیر بینکی مالی کمپنیاں اور مطلع ادارہ جاتی ریگولیشنز 2008ء پر مشتمل ہے۔

مالی استحکام کا جائزہ برائے 2006ء[4] میں کہا گیا تھا کہ مالی خدمات کو وسعت دینے میں غیر بینکی مالی کمپنیوں کو محدود کامیابی ہوسکی ہے اور اس کے متعدد ذیلی شعبوں کی کارکردگی بھی مالی شعبے میں سخت مسابقتی ماحول سے متاثر ہوئی۔ گذشتہ برس کے جائزے میں منڈی تک رسائی کو بڑھانے، مصنوعات میں جدت پسندی کو فروغ دینے، سرمایہ میں اضافے اور اس کے کم ترقی پذیر شعبوں کی تشکیل نو پر زور دیا گیا تھا۔ کیونکہ ایسے اقدامات سے ہی غیر بینکی مالی کمپنیوں کی پائیدار نمو کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

غیر بینکی مالی کمپنیوں کے قواعد وضوابط برائے 2008ء (باکس **10.1**) میں مندرجہ بالا سطور میں بیان کردہ خدشات کو کافی حد تک دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خصوصاً ہر قسم کے کاروبار کے لیے کم ازکم مطلوبہ سرمائے میں اضافہ بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ غیر بینکی مالی کمپنیوں اور مضاربہ میں سرمائے کی پست بنیاد کم لاگت کی فنڈنگ کو ترغیب دینے کے لیے ناکافی تھی۔ سرمائے کی پست بنیاد نے غیر بینکی مالی شعبے کو خاصا نقصان پہنچایا ہے اور اس کے نتیجے میں ہی اس شعبے میں بڑی تعداد میں چھوٹے اور کمزور ادارے وجود میں آگئے جن کا منڈی میں حصہ خاصا کم ہے۔ کم ازکم مطلوبہ سرمائے میں اضافے پر

---

[1] این بی ایف سیز اور مضاربہ کمپنیوں کا تجزیہ 30 جون 2007ء تک کے آڈٹ شدہ سالانہ اسٹیٹ مینٹس پر مبنی ہے جبکہ ترقیاتی مالی اداروں کے اعداد وشمار آخر دسمبر 2007ء تک کے ہیں۔ چونکہ سالانہ آڈٹ شدہ اعداد وشمار کئی مہینوں کے وقفے سے موصول ہوتا ہے، اس لیے 30 جون 2008ء تک کا تجزیہ کرنا اس جائزے میں ممکن نہیں ہے۔ تاہم، جہاں تک ممکن ہوسکا کمپنیوں کی تعداد اور جاری کردہ لائسنس وغیرہ کے نئے اعداد وشمار دیئے گئے ہیں، جو ایس ای سی پی سے ملنے والی معلومات کے مطابق ہیں۔

[2] ان اعداد وشمار میں تمام میوچل فنڈز کو الگ ادارے شمار کیا گیا ہے۔

[3] 21 نومبر 2007ء کو جاری کردہ

[4] مالی استحکام کا جائزہ 2006ء، بینک دولت پاکستان۔

باکس10.1 غیر بینکی مالی کمپنیوں اور نوٹیفائیڈ اداروں کے ضوابط 2008ء

سیکوریٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان نے غیر بینکی مالی کمپنیاں اور مطلع اداروں کے ضوابط جاری کیے ہیں۔ ان ضوابط کا مقصد اس صنعت کو سہولتیں فراہم کرنا، انتظام خطر اور حصہ داروں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ این بی ایف سی کے 2007ء میں جاری کردہ ضوابط کالعدم ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ نئے ضوابط نے لے لی ہے۔

نئے ضوابط پر عملدرآمد کے لیے وقت میں توسیع کردی گئی ہے تاکہ یہ صنعت بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے خود کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرسکے۔

نئے ضوابط کے اہم خدوخال یہ ہیں۔

1۔ امانتیں جمع کرانے والے اداروں کے لیے اسٹاک ایکس چینج کی فہرست میں شامل ہونے کی مدت میں 30 جون 2009ء تک توسیع کردی گئی ہے۔
2۔ ایکویٹی کی کم ازکم حد پر عملدرآمد کے وقت میں ایک سال تک توسیع کردی گئی ہے۔
3۔ جزدانوں کو اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنیوں سے منسلک کرنے کی مدت میں 30 جون 2009ء تک توسیع کردی گئی۔
4۔ میوچل فنڈز پر سالانہ فیس کم کردی گئی ہے اور اس کا انحصار فنڈ کے زمرے پر ہوگا۔
5۔ مسدود و غیر مسدود اسکیم کے اے ایم سی سے رجسٹریشن کی منسوخی اور واپسی کے طریقہ کار کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔
6۔ مسدود میوچل فنڈز پر ڈسکاونٹ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے وثیقہ جات رکھنے والوں کو یہ فیصلہ کرنے میں بااختیار بنایا گیا ہے کہ آیا وہ اسے غیر مسدود میں بدلنا یا اس کی واپسی چاہتے ہیں۔
7۔ غیر ادا شدہ اثاثوں پر تموین کے معیار کے اطلاق میں دو سال کی توسیع کردی گئی ہے۔
8۔ فی پارٹی اور فی شعبہ حد انکشاف کو مختلف قسم کی اسکیموں تک محدود رکھا گیا ہے اور سی آئی ایس کو اس کی اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنی کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے روک دیا گیا ہے۔

ماخذ: ایس ای سی پی پریس ریلیز 24 نومبر 2008ء

عملدرآمد کے آغاز سے یہ شعبہ مزید مستحکم ہوگا اور اس اقدام سے یکجائی کے عمل کو بھی فروغ ملے گا جبکہ چھوٹے اداروں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ اپنی کاروباری سرگرمیوں کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرسکیں۔ نئی شرائط کو مرحلہ وار 2010ء تک نافذ کیا جائے گا۔

وسائل جمع کرنے کے محدود ذرائع بھی غیر بینکی مالی کمپنیوں کو درپیش اہم مسئلہ ہے۔ بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے قرضوں پر بھاری انحصار سے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں کیونکہ ان پر بلند لاگت آتی ہے اور اکتوبر مالی سال 2009ء[5] جیسی سیالیت کی قلت سے ان اداروں کے نظام کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ اگرچہ کچھ غیر بینکی مالی کمپنیوں کو سرمایہ کاری وثیقہ جات کی شکل میں خردہ امانتیں جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے تاہم اس طریقے سے جمع ہونے والے رقوم ان کی کاروباری سرگرمیوں کی مالکاری اور آپریشنز میں وسعت لانے کے لیے ناکافی ہیں۔ نتیجتاً، بینکاری شعبے کے مقابلے میں غیر بینکی مالی کمپنیاں بہتر پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ بینکوں کو پست لاگت کے فنڈز تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

2008ء کے قواعد وضوابط میں غیر بینکی مالی کمپنیوں کو اجارہ، مکاناتی مالکاری اور مالی سرمایہ کاری کی خدمات کی اجازت دیتے ہوئے انہیں تیس روز اور اس سے زائد مدت کے سرمایہ کاری وثیقہ جات کے ذریعے امانتیں جمع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس سے قبل امانتوں کی کم ازکم مدت 3 مہینے تھی۔ اسی طرح سے ماڈل مالکاری سمجھوتوں کے آغاز اور مذہبی بورڈ کی جانب سے صکوک جاری کرنے کے متعلق فریم ورک کی فراہمی جیسے اقدامات کا مقصد بھی مضاربہ کمپنیوں کی وسائل جمع کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے۔

اس شعبے کی نمو میں حائل رکاوٹوں اور نومبر 2008ء میں نافذ کردہ ضوابطی فریم ورک کو مدنظر رکھتے ہوئے اس باب میں غیر بینکی مالی اداروں اور ان کی جانب سے فراہم کی جانے والی تمام مالی خدمات کی کارکردگی اور انہیں درپیش اہم چیلنجز کا جائزہ لیا گیا ہے۔ حصہ دوم میں غیر بینکی مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کی آپریشنل ساخت اور ڈھانچے کا عمومی جائزہ، حصہ سوم میں مالی سال 2007ء کے دوران اس شعبے کی کارکردگی کی جانچ اور حصہ چہارم میں خلاصہ دیا گیا ہے۔

10.2 آپریشنل فریم ورک

اثاثہ جاتی انتظام، سرمایہ کاری برائے مالکاری، اجارہ، مکاناتی مالکاری، مخاطرہ سرمایہ کاری، بٹہ گری اور مشاورت برائے سرمایہ کاری جیسی مالی خدمات فراہم کرنے والی پبلک لمیٹڈ کمپنی کو غیر بینکی مالی کمپنی (این بی ایف سی) کہا جاتا ہے۔ ان کمپنیوں کو ہر مالی خدمت کی فراہمی کے لیے ایس ای سی پی سے الگ لائسنس حاصل کرنا پڑتا ہے۔ 2008ء میں نئے قواعد وضوابط کے اجرا سے قبل ایسے ہر مالی کاروباری ادارے کی مختلف خدمات کے لیے سرمائے کی شرائط

[5] ''بینکاری نظام میں سیالیت کا دباؤ'' پر خصوصی سیکشن مالی استحکام کے اس جائزے کے باب سوم ''بینکاری نظام کا استحکام'' میں ہے۔

مقرر کی گئی تھیں (ہر قسم کے غیر بینکی مالی ادارے کے لائسنس کے لیے 835 ملین روپے کا سرمایہ ضروری تھا) اور ان کی تکمیل کرنے والے ادارے کے کاروبار کو این بی ایف سی فریم ورک کے تحت تحفظ دیا گیا تھا۔ تاہم، نئے ضوابطی ڈھانچے میں سرمایہ کاری مشاورت اور اثاثہ جاتی انتظام کی خدمات کے مابین ضروری حدود متعین کی گئی ہیں اور دوسری جانب اجارہ، مکاناتی مالکاری، بٹہ گری اور سرمایہ کاری برائے مالکاری کی شرائط کو بھی مزید موثر بنایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اثاثہ جاتی انتظام اور سرمایہ کاری میں مشاورت اور اثاثہ جاتی انتظام کی خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں کو اجارہ، بٹہ گری، مکاناتی مالکاری، سرمایہ کاری کی مالی خدمات یا مخاطرہ سرمایہ کاری جیسی خدمات دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کم ازکم مطلوبہ سرمائے کی مدد سے اس ضابطے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ یہ اقدام اگرچہ این بی ایف سیز کے ڈھانچے کے تحت فراہم کی جانے والی مالی خدمات کے آفاقی بینکاری کے ماڈل سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن اس کا بنیادی مقصد اس شعبے میں اداروں کو فرائض کی حدود میں رہنے کا پابند بنانا ہے کیونکہ اس کے بغیر مفادات کے متصادم ہونے کا خطرہ درپیش رہتا تھا۔ نئے ضابطے میں ایک اضافی شرط یہ ہے کہ اجارہ، سرمایہ کاری برائے مالکاری اور مکاناتی مالکاری کی خدمات فراہم کرنے والی غیر بینکی مالی کمپنی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کا کم ازکم 20 فیصد ان میں سے ہر کاروبار میں ضرور استعمال کریں۔[6]

10.2.1 ضوابطی ڈھانچہ

غیر بینکی مالی کمپنی کی ہر قسم کے لیے کم ازکم سرمائے کی نئی اور سابقہ مطلوبہ شرائط کو **جدول 10.1** میں دیا گیا ہے۔ اس شعبے میں شامل ہونے والے نئے

جدول 10.1: غیر بینکی مالی کمپنیوں کے لیے ایکویٹی کی شرائط

ملین روپے

کاروبار کی قسم	تازہ لائسنس کیلئے کم ازکم سرمایہ	موجودہ غیر بینکی مالی کمپنیوں کیلئے 30 جون کو میعاد			
		2007/08ء	موجودہ (2009ء)	2010ء	2011ء
آئی ایف ایس☆ اور بٹہ گری	1000	300	500	700	1000
اجارہ	700	200	350	500	700
انتظام اثاثہ کی خدمات	200	30	100	150	200
سرمایہ کاری سے متعلق مشاورت کی خدمات	30	30	30	30	30
مکاناتی مالکاری کی خدمات	700	100	300	500	700
مخاطرہ سرمایہ کاری	-	50	-	-	-
	-	200	-	-	-

☆ انوسٹمنٹ فنانس سروسز

ماخذ: غیر بینکی مالی کمپنیاں اور نوٹیفائیڈ اداروں کے ضوابط، 2008ء

اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپریشن شروع کرتے وقت کم ازکم مطلوبہ سرمائے کی شرائط پر عملدرآمد کریں جبکہ موجودہ اداروں کو عملدرآمد کے لیے 30 جون 2010ء تک کا وقت دیا گیا ہے۔ کم ازکم مطلوبہ سرمائے کی شرائط سے اس شعبے میں نہ صرف مستحکم اور نفع یاب اداروں کو کاروباری سرگرمیاں جاری رکھنے میں مدد ملے گی بلکہ چھوٹے و کمزور ادارے خارج ہوجائیں گے یا اپنے کاروبار کو برقرار رکھنے کے لیے وہ بڑے اداروں کے ساتھ انضمام پر مجبور ہوجائیں گے۔

نئے ضوابط میں غیر اداشدہ قرضوں کی درجہ بندی کے معیار میں بھی ترمیم کی گئی ہے جو یکم جولائی 2010ء تک نافذ العمل رہے گی۔ اس کی تفصیلات **جدول 10.2** میں دی گئی ہیں۔ اس کے تحت OAEM زمرے کے خاتمے کے ذریعے درجہ بندی کے معیار کو مزید سخت کیا گیا ہے اور نوے دن کی مدت گزرنے کے بعد عدم ادائیگی کی درجہ بندی براہ راست پست معیار کے قرضوں میں کی گئی ہے۔ نئی شرائط کا اطلاق یکم جولائی 2011ء سے ہوگا اور انہیں قلیل، درمیانی اور طویل مدتی مالکاری سہولتوں کے زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے جبکہ تموین میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔[7]

ایس ای سی پی نے بھی اس کی نگرانی اور نفاذ کی استعداد کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اس مقصد کے لیے 2007ء میں ایس ای سی پی کے کراچی میں واقع دفتر میں معائنہ کاری کا ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا ہے۔[8] 2007ء میں کیے جانے والے معائنے سے کمزور اندرونی نظام، تحقیق کی

[6] غیر بینکی مالی کمپنیوں اور نوٹیفائیڈ اداروں کے ضوابط 2008ء، بتاریخ 21 نومبر 2008ء۔
[7] شیڈول xi (ضابطہ 25)، این بی ایف سیز اور مطلع ضوابط 2008ء ایس ای سی پی۔
[8] سالانہ رپورٹ 2007ء، ایس ای سی پی۔

جدول 10.2: غیر بینکی مالی کمپنیوں کے غیر فعال اثاثوں کی تقسیم بندی اور تموین

تقسیم بندی	این بی ایف سی کے محتاطیہ قواعد مجریہ جنوری 04ء کے مطابق			این بی ایف سی اور نوٹیفائیڈ اداروں کے ضوابط نومبر 08ء کے مطابق		
او اے ای ایم	میعاد سے تجاوز	آمدنی سے متعلق ہدایت	تموین	میعاد سے تجاوز	آمدنی سے متعلق ہدایت	تموین
قلیل مدت	90 دن	غیر وصول شدہ منافع/آمدنی وغیرہ سسپنس کھاتے میں رکھی جائے اور آمدنی کھاتے میں نہ ڈالی جائے تاوقتیکہ نقد کی صورت میں وصول نہ ہوجائے	درکار نہیں			
وسط وطویل مدت	90 دن☆	ایضاً	درکار نہیں			
غیر معیاری						
قلیل مدت	180 دن یا زائد	ایضاً	20%	90 دن یا زائد	غیر وصول شدہ منافع/آمدنی وغیرہ سسپنس کھاتے میں رکھی جائے اور آمدنی کھاتے میں نہ ڈالی جائے تاوقتیکہ نقد کی صورت میں وصول نہ ہوجائے	25%
وسط وطویل مدت	ایک سال یا زائد	ایضاً	20%			
مشکوک						
قلیل مدت	ایک سال یا زائد	ایضاً	50%.	180 دن یا زائد	ایضاً	50%
وسط وطویل مدت	2 سال یا زائد	ایضاً	50%.			
نقصان						
قلیل مدت	2 سال یا زائد	ایضاً	100%	ایک سال یا زائد	ایضاً	100%
وسط وطویل مدت	3 سال یا زائد	ایضاً	100%			

☆ ایس ای سی پی کے سرکلر نمبر 23 بتاریخ 25 جون 2004ء کے مطابق اس میں ترمیم کر کے 180 دن کر دیا گیا۔

ماخذ: ایس ای سی پی

استعداد، متعدد غیر بینکی مالی کمپنیوں کی فیصلہ سازی میں مرکزیت کی بلند سطح اور بورڈ کی کم اہمیت جیسے مسائل کی نشاندہی ہوئی ہے۔

10.2.2 ملکیت کی ساخت

غیر بینکی مالی کمپنیوں کی ملکیت کی ساخت میں مالی سال 2007ء کے دوران متعدد تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں کیونکہ ملکی نجی غیر بینکی مالی کمپنیوں کے اثاثے کا حصہ (علاوہ غیر ملکی ملکیت کی کمپنیاں)[9] م س07ء کے آخر میں بڑھ کر 61.6 فیصد تک ہوگیا جو گذشتہ سال میں 50.5 فیصد تھا(**شکل 10.1**)۔ دوسری جانب سرکاری غیر بینکی مالی کمپنیوں کے اثاثوں کا حصہ کم ہوکر 21.6 فیصد رہ گیا جو کہ م س06ء میں 32.4 فیصد تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سرکاری ملکیت کے موجودہ تناسب کی وجہ صرف غیر مسدود میوچل فنڈ کمپنی نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ (این آئی ٹی) اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (ایچ بی ایف سی) ہے۔ ایچ بی ایف سی ایک ترقیاتی مالیاتی ادارہ (ڈی ایف آئی) ہے۔ منڈی میں حصے کے لحاظ سے آخر مالی سال 2007ء تک این آئی ٹی کے اثاثوں کا حصہ 31.5 فیصد تھا۔ مکاناتی مالکاری کی کمپنیوں میں ایچ بی ایف سی کی بالادستی برقرار رہی اور ان کمپنیوں میں اس کے اثاثوں کا حصہ 99.1 فیصد ہے۔

غیر بینکی مالی اداروں میں نجی شعبے کی سبقت مالی شعبے میں کھلے پن کی اصلاحات سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 2007ء میں غیر بینکی مالی اداروں کی ملکیت کی ساخت کی وجوہات یہ ہیں: (1) پاکستان اور برونائی[10] کی حکومتوں کے مابین ایک نئے ترقیاتی مالی ادارے کا قیام اور (2) میوچل فنڈز کی تعداد میں اضافہ، جس کے نتیجے میں نجی اداروں کا حصہ بڑھ گیا۔ یہ اضافہ اس حقیقت کے باوجود ہوا ہے کہ نجی شعبے کے ایک ترقیاتی مالی ادارے کا کمرشل بینک سے انضمام ہوا ہے۔ اس سودے کے باعث نجی شعبے کے ایک غیر بینکی مالی ادارے کے اثاثوں کی ازسرنو درجہ بندی کی گئی اور انہیں ایک کمرشل بینک کے اثاثوں میں ضم کر دیا گیا۔

10.3 کارکردگی کا جائزہ

گذشتہ چند برسوں کے دوران این بی ایف سیز کے اصلاحاتی عمل کی توجہ یکجائی کے ذریعے قطعہ واریت میں کمی اور کمزور اداروں کی نمو میں معاونت سے ان

[9] یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ غیر بینکی مالی اداروں میں غیر ملکی ملکیت کی ساخت صرف ترقیاتی مالی اداروں کے ساتھ مشترکہ منصوبوں کی شکل میں ہے۔ یہ مشترکہ منصوبے حکومت پاکستان اور اومان، برونائی، کویت، لیبیا، چین اور ایران جیسے ملکوں کے ساتھ شروع کیے گئے ہیں۔

[10] سال 2008ء کے دوران پاکستان اور ایران کے مابین ایک اور مشترکہ منصوبہ پاک ایران جوائنٹ انوسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ کی شکل شروع ہوا۔

اداروں کی مالی صحت کو مضبوط بنانے پر مرکوز رہی ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 2003ء تا 2008ء کے دوران اس میں انضمام وتحویل کے متعدد سودے ہوئے ہیں(جدول 10.3)۔ اس لیے میوچل فنڈز کے علاوہ تقریباً ہرزمرے کے اداروں کی تعداد میں کمی آئی ہے (شکل 10.2)۔آخر مالی سال 2008ء تک غیر بینکی مالی اداروں کے اجزائے ترکیبی کو جدول 10.4 میں دیا گیا ہے۔ایس ای سی پی نے غیر بینکی مالی اداروں کو متعدد لائسنس رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے جس کے تحت 75 غیر بینکی مالی اداروں نے مختلف مالی خدمات کی فراہمی کے لیے 89 لائسنس حاصل کررکھے ہیں۔

شکل 10.1:غیر بینکی مالی اداروں کی ملکیت کی ساخت

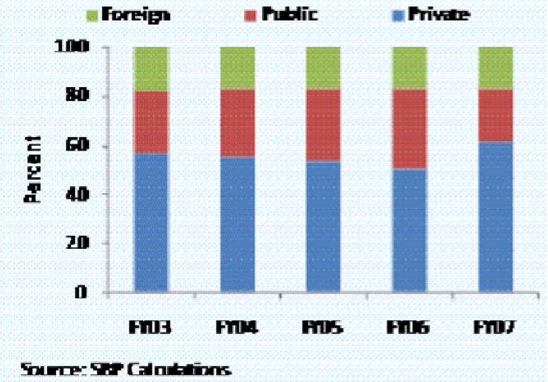

Source: SBP Calculations

میوچل فنڈز کے شعبے نے اپنی نوعیت کے دیگر اداروں کے مقابلے میں گذشتہ برسوں کے دوران عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران ایس ای سی پی نے 19 نئے لائسنس جاری کیے اور میوچل فنڈز کے لیے 29 رجسٹریشنز کی منظوری دی گئی۔ 17 لائسنس مشاورتی سرمایہ کاری و اثاثہ جاتی انتظام جبکہ اجارہ کمپنیوں نے 2 لائسنس حاصل کیے۔

شکل 10.2:اداروں کی تعداد

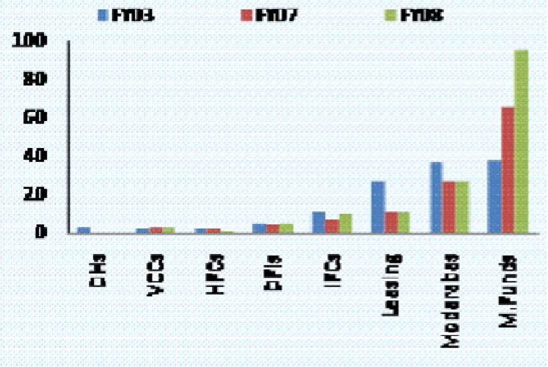

Source: SECP

مالی سال 2007ء کے دوران غیر بینکی مالی شعبے کے مجموعی اثاثے 22.7 فیصد کی قدرے بلندنمو کے ساتھ بڑھ کر 567 ارب روپے تک پہنچ گئے ۔ مالی سال 2006ء میں ان کی نمو 17.4 فیصد تھی۔ مجموعی اثاثوں کی نمو میں بڑا حصہ میوچل فنڈز کا ہے اوراس میں 77 فیصد کی غیرمعمولی نمو ہوئی جو گذشتہ سال 30.1 فیصد تھی جبکہ مذکورہ مدت میں مضاربہ کے علاوہ اس کے تمام ذیلی شعبوں میں منفی نمو ریکارڈ کی گئی ہے(شکل 10.3)۔میوچل فنڈز کی صنعت مالی سال 2002ء کے بعد سے مسلسل ترقی کی شاہ راہ پر گامزن ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران ایکویٹی و آمدنی فنڈز کوکئی چیلنجز درپیش رہے ہیں جنہیں اس باب کے آخر میں **خصوصی سیکشن : میوچل فنڈز کی کارکردگی** میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

شکل 10.3:غیر بینکی مالی شعبے کی نمو

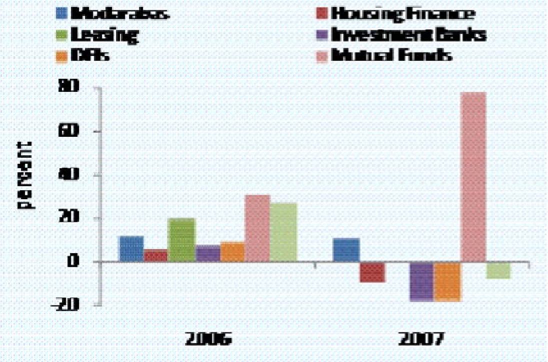

Source: Annual Audited Accounts of NBFCs

غیر بینکی مالی اداروں میں سے اکثریت کے اثاثوں کی نمو میں کمی کے نتیجے میں اس شعبے کے مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ بھی کم ہوگیا ہے۔ مالی سال 2007ء میں میوچل فنڈز نے دیگر کے مقابلے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں اپنے حصے کو مزید مستحکم کیا اوراس کا حصہ 55.3 فیصد تک پہنچ گیا (مالی سال 06-2002ء میں اس کا اوسط حصہ 25.5 فیصد تک رہا تھا) جو مالی سال 2006ء میں 38.3 فیصد تک رہا تھا۔ترقیاتی مالی اداروں کی نمو میں سب سے زیادہ 8.5 فیصدی درجے کی کمی دیکھی گئی،جس کے بعد مالکاری برائے سرمایہ کاری کی کمپنیوں کا نمبرآتا ہے (جدول 10.5)۔آئندہ صفحات میں این بی ایف سیز کے ہر ذیلی شعبے کی کارکردگی کا الگ الگ جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

جدول 10.3: م س 03ء سے م س 08ء کے درمیان غیر بینکی مالی اداروں کے انضمام

	غیر بینکی مالی کمپنی/مضاربہ کا نام	جس کمپنی/مضاربہ سے انضمام ہوا	انضمام کی تاریخ
1	کریسنٹ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	مشرق بینک لمیٹڈ	9-07-2003
2	انڈسٹریل کیپٹل مضاربہ	فرسٹ داؤد انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	12-05-2004
3	فرسٹ جنرل لیزنگ مضاربہ	فرسٹ داؤد انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	12-05-2004
4	ٹرسٹ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	ٹرسٹ کمرشل بینک فرسٹ داؤد انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	30-04-2004
5	فیڈلٹی انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	ٹرسٹ کمرشل بینک فرسٹ داؤد انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	30-04-2004
6	پسیفک لیزنگ لمیٹڈ	فرسٹ اسٹینڈرڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	18-06-2004
7	پیراماؤنٹ لیزنگ لمیٹڈ	فرسٹ اسٹینڈرڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	18-06-2004
8	فرسٹ لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ	فرسٹ اسٹینڈرڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	18-06-2004
9	فرسٹ ہجویری مضاربہ	فرسٹ فیڈلٹی لیزنگ مضاربہ	22-10-2004
10	فرسٹ نیشنل مضاربہ	فرسٹ پیراماؤنٹ مضاربہ	11-09-2004
11	ابراہیم لیزنگ لمیٹڈ	الائیڈ بینک لمیٹڈ	31-05-2005
12	سیکنڈ ٹرائی اسٹار مضاربہ	فرسٹ ٹرائی اسٹار مضاربہ	24-02-2006
13	مضاربہ التجارہ	مضاربہ المالی	6-12-2006
14	فرسٹ الائیڈ بینک مضاربہ	الائیڈ بینک لمیٹڈ	7-12-2006
15	اٹلس انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	اٹلس بینک لمیٹڈ	26-07-2006
16	جہانگیر صدیقی انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	جے ایس بینک لمیٹڈ	30-12-2006
17	گارڈین مضاربہ لمیٹڈ	بی آر آر انٹرنیشنل مضاربہ	25-05-2007
18	کریسنٹ اسٹینڈرڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	انوویٹو ہاؤسنگ فنانس لمیٹڈ	20-07-2007
19	انٹرنیشنل ہاؤسنگ فنانس لمیٹڈ	کے اے ایس بی بینک لمیٹڈ	22-11-2007
20	پاکستان انڈسٹریل اینڈ کریڈٹ انوسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ	این آئی بی بینک لمیٹڈ	1-01-2008
21	یونیورسل لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ	الضامن لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ	6-06-2008

ماخذ: ایس ای سی پی اور کے ایس ای

اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے غیر بینکی مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا حصہ (علاوہ میوچل فنڈز و مخاطرہ سرمایہ) کم ہو کر 48.6 فیصد رہ گیا ہے جو مالی سال 2006ء میں 51 فیصد تھا (**جدول 10.6**)۔

اس تناسب میں کمی کی بنیادی وجہ اس شعبے کی متعدد کمپنیوں کا انضمام اور بعض کا اخراج ہے۔ مالی سال 2007ء میں موجودہ اداروں نے بھی کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں میں سب سے زیادہ 44.8 فیصد کمی واقع ہوئی جس کی اہم وجہ پِک (PICIC) کا این آئی بی بینک میں انضمام ہے۔ اسی طرح مالکاری برائے سرمایہ کاری (آئی ایف سیز) کے قرضوں میں بھی 17.6 فیصد کمی ہوئی۔ ترقیاتی مالی اداروں اور مالکاری برائے سرمایہ کاری کے اداروں کے مقابلے میں مضاربہ و اجارہ کمپنیوں کے قرضوں کی سال بسال نمو میں بالترتیب 0.3 فیصد اور 4.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

جدول 10.4: م س 08ء کے دوران غیر بینکی مالی ادارہ کی ہیئت ترکیبی

غیر بینکی مالی ادارے	اداروں کی تعداد	لائسنسوں کی تعداد
ترقیاتی مالی ادارے	6	
غیر بینکی مالی کمپنیاں	75	
سرمایہ کاری مالکاری		11
لیزنگ		18
مکاناتی مالکاری		4
مخاطرہ سرمایہ		4
بٹہ گری		1
سرمایہ کاری مشاورت اور انتظام اثاثہ	51	
میوچل فنڈز	95	
انتظام مضاربہ	40	
مضاربہ	27	

ماخذ: ایس ای سی پی

غیر بینکی مالی اداروں کے سرمایہ کاری جزدان (علاوہ میوچل فنڈز و مخاطرہ سرمایہ) میں 4.5 فیصد کی سال بسال منفی نمو کے باوجود مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاری کا حصہ مالی سال 2007ء کے دوران 1.6 فیصدی درجے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 28.7 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ قابل آمدنی اثاثوں میں مجموعی طور پر 10.5 فیصد کی منفی نمو ہوئی۔ تاہم مالی سال 2007ء کے دوران غیر بینکی مالی اداروں کی اکثریت میں منفی نمو کے باعث قابل آمدنی اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب میں معمولی بہتری آئی ہے اور یہ بڑھ کر 85.2 فیصد ہو گیا ہے جو گذشتہ سال 84.5 فیصد تک رہا تھا۔

جدول 10.5: غیر بینکی مالی اداروں کے اثاثے

شرح نمو اور حصے فیصد میں

	م س 03ء	م س 04ء	م س 05ء	م س 06ء	م س 07ء
اثاثے (ارب روپے)	259.3	318.1	393.7	462.3	567
شرح نمو	21.8	22.7	23.8	17.4	22.7
اثاثوں میں حصہ					
میوچل فنڈ	22.1	32.4	34.6	38.3	55.3
ترقیاتی مالی ادارے☆	30.4	29.8	27.4	25.3	16.8
لیزنگ کمپنیاں	18.1	14.1	13.6	13.8	11.3
سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں	13.9	11.2	13	11.8	7.9
مضاربہ	6.2	5.7	5.5	5.2	4.6
مکاناتی مالکاری☆	8.3	6.1	4.7	4.3	3.1
مخاطرہ سرمایہ کمپنیاں	0.1	0.3	0.3	0.7	0.7
بٹہ گری	0.8	0.4	0.4	0.4	0.2

ایچ بی ایف سی، جو مکاناتی مالکاری فراہم کرنے والا ترقیاتی مالی ادارہ ہے، کے اثاثے 'مکاناتی مالکاری' میں شامل کیے گئے ہیں تاکہ زیادہ موزوں موازنہ ہو سکے۔

ماخذ: سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

مالی سال 2007ء کے دوران بلند شرح سود اور وسائل کو متحرک کرنے میں سست روی کے باعث غیر بینکی مالی اداروں کے قرضوں و ایکویٹی کا تناسب کم ہو کر 2.3 گنا رہ گیا ہے جو گذشتہ سال 3 گنا تھا۔ معیشت میں بلند شرح سود کی عکاسی قرض گیری و امانتوں کی بڑھتی ہوئی بلند اوسط لاگت سے بھی ہوتی ہے جو مالی سال 2006ء کے 7.6 فیصد سے بڑھ کر 8 فیصد ہو گئی ہے۔ **جدول 10.6** میں دکھایا گیا ہے کہ غیر بینکی مالی ادارے روایتی طور پر امانتیں جمع کرنے کے بجائے قرض گیری پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ مالی سال 2007ء کے دوران اس انحصار میں مزید اضافہ دیکھا گیا اور یہ بڑھ کر 62.3 فیصد پر پہنچ گیا جبکہ مالی سال 2006ء میں یہ 55.1 فیصد تھا۔ دوسری جانب، امانتوں اور واجبات کے تناسب میں کمی آئی ہے۔ واجبات میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ امانتیں جمع کرنے والی ایک مالکاری برائے سرمایہ کاری کمپنی اور ایک ترقیاتی مالی ادارے کا دو مختلف کمرشل بینکوں سے انضمام ہے۔

بلند شرح سود کے ساتھ ساتھ غیر بینکی مالی اداروں (علاوہ میوچل فنڈز و مخاطرہ سرمایہ) کا اوسط تفاوت مالی سال 2006ء کے 3 فیصد سے کم ہو کر 2.7 فیصد رہ گیا جبکہ مالی سال 2007ء میں خالص سودی مارجن 22 بیسس پوائنٹس کے معمولی اضافے کے ساتھ 4.5 فیصد پر پہنچ گیا۔ تفاوت میں کمی کے اثرات کی عکاسی نفع یابی کے اظہاریوں سے بھی ہوتی ہے۔ خصوصاً، بینکاری شعبے سے سخت مسابقت اور بلند مالی لاگت کے باعث نفع یابی کے اظہاریوں میں مزید ابتری ہوئی ہے۔ اس کے نتیجے میں غیر بینکی مالی اداروں کے اثاثوں اور اوسط ایکویٹی پر منافع بالترتیب 1.3 فیصد اور 4.9 فیصد ہو گیا جو مالی سال 2003ء

جدول 10.6: غیر بینکی مالی اداروں کی کارکردگی کے اہم اظہاریے☆

فیصد (سوائے تناسبات کے)

	م س 03ء	م س 04ء	م س 05ء	م س 06ء	م س 07ء
قرضوں اور اثاثوں کا تناسب	42.9	46.9	51.8	51.2	48.6
سرمایہ کاری اور اثاثوں کا تناسب	36.6	33.3	30.5	27.1	28.7
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	83.9	84.9	85.6	84.5	85.2
قرضوں اور ایکویٹی کا تناسب	2.6	2.5	2.8	2.9	2.3
قرض گیری اور واجبات کا تناسب	54.7	55.0	49.0	55.1	62.3
امانتوں اور واجبات کا تناسب	31.1	33.4	40.9	37.0	29.3
قرضوں اور سرمایہ کاری پر منافع	11.4	9.0	8.8	10.6	10.6
امانتوں اور قرض گیری کی لاگت	6.1	3.9	5.7	7.6	8.0
اوسط تفاوت	5.3	5.0	3.1	3.0	2.7
خالص سودی مارجن	6.6	5.9	4.1	4.3	4.5
آمدنی اور اخراجات کا تناسب	156.6	159.4	144.3	122.4	106.8
اوسط اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	4.3	3.5	2.7	1.6	1.3
اوسط ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	17.7	13.5	10.4	7.0	4.9

☆**میوچل فنڈ اور مخاطرہ سرمایہ نکال کر**

ماخذ: سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

میں بالترتیب 4.3 فیصد اور 17.7 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھا۔ اس کے مقابلے میں سال 2007ء کے دوران بینکاری شعبے کے اثاثوں پر منافع 1.5 فیصد اور ایکویٹی پر منافع 15.5 فیصد رہا۔

آئندہ حصے میں غیر بینکی مالی اداروں کی کارکردگی کے اہم اظہاریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف قسم کی مالی خدمات فراہم کرنے والے ہر گروپ کی کارکردگی اور اسے درپیش چیلنجز کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

10.3.1 سرمایہ کاری برائے مالکاری کمپنیاں

روایتی طور پر سرمایہ کاری کمپنیاں فروخت کے لین دین، انضمام و تحویل، گرین فیلڈ منصوبوں کے نفاذ کے لیے طویل مدتی فنڈز جمع کرنے اور سرمایہ منڈیوں میں ایکویٹی و بانڈز کی تجارت کے متعلق حساس مشاورتی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ پاکستان میں سرمایہ کاری برائے مالکاری کمپنیوں (آئی ایف سیز) کو ایس ای سی پی لائسنس جاری کرتا ہے اور انہیں بینکاری برائے سرمایہ کاری یا سرمایہ کاری کی مالی خدمات فراہم کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مالکاری برائے سرمایہ کاری کی الگ کمپنیوں کے علاوہ کمرشل بینک اور بروکریج فرمز بھی یہ مالی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ کاروبار میں بڑھتی ہوئی مسابقت اور مالکاری برائے سرمایہ کاری کی خدمات میں درپیش چیلنجز کے باعث حالیہ برسوں کے دوران متعدد آئی ایف سیز کمرشل بینکوں میں ضم ہو چکی ہیں۔

شکل 10.4: اثاثے اور ایکویٹی - سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں

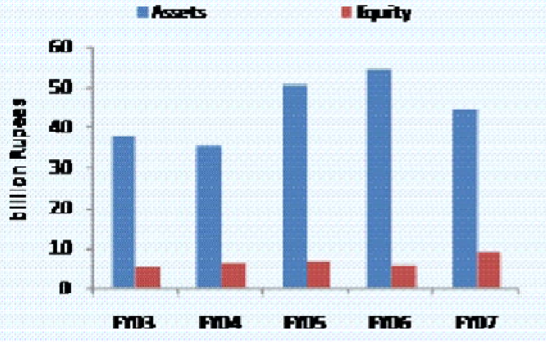

Source: Annual Audited Accounts of IFCs

آخر مالی سال 2007ء تک مالکاری برائے سرمایہ کاری کی 8 کمپنیاں کام کر رہی تھیں جن کا غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں حصہ 7.9 فیصد تھا۔ ان آئی ایف سیز کے اثاثہ جات کی مالیت 44.6 ارب روپے اور ایکویٹی کی مالیت 9 ارب روپے تھی (**شکل 10.4**)۔ سال کے دوران آئی ایف سیز کے اثاثوں میں 9.9 ارب روپے (18.2 فیصد کی سال بسال کمی) کی کمی واقع ہوئی جبکہ ان کی ایکویٹی بنیاد میں 3.1 ارب روپے (52.6 فیصد) کا اضافہ ہوا۔ آئی ایف سیز کی ایکویٹی میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (1) کریسنٹ اسٹینڈرڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ (سی ایس آئی بی ایل) کا اخراج، جسے مالی سال 2006ء میں خاصا نقصان اٹھانا پڑا اور اس کی ایکویٹی کی منفی مالیت 1.7 ارب روپے ہوگئی اور (2) مالی سال 2007ء کے دوران کے اے ایس بی کیپٹل لمیٹڈ کا بطور آئی ایف سی داخلہ، جس کی ایکویٹی کی مالیت 3.1 ارب روپے تھی۔

مالی سال 2007ء کے دوران کاروبار کرنے والی آئی ایف سی کے بڑھنے کا تناسب 3.7 فیصد تھا جو مالی سال 2006ء میں 4.9 فیصد رہا تھا۔ اس تناسب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے میں نمو سست روی کا شکار ہے کیونکہ یہ گذشتہ پانچ سالوں کی پست ترین سطح ہے۔ **جدول 10.7** سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح سود میں مسلسل اضافے کے باعث آئی ایف سیز کا اوسط تفاوت مالی سال 2005ء میں 5.8 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد مالی سال 2007ء میں 2 فیصد پر آ گیا ہے۔ خالص سودی مارجن سے بھی ایسے ہی رجحان کی عکاسی ہوتی ہے جو مذکورہ مدت میں 6 فیصد سے کم ہو کر 3.3 فیصد رہ گیا ہے۔ مالی سال 2007ء کے دوران قرض گیری کی بلند لاگت کے باعث اخراجات میں خاصے اضافے کے نتیجے میں آمدنی و اخراجات کا تناسب 109 فیصد کی پست سطح پر آ گیا جو مالی سال 2006ء میں 136.5 فیصد تھا۔

مالی سال 2007ء کے دوران آئی ایف سیز کی نفع یابی کے اظہاریوں میں مزید تنزلی ہوئی، جس کا اہم سبب بلند شرح سود ہے کیونکہ اس کی وجہ سے مالی چارجز بھی بڑھ گئے۔ خصوصاً، مالی سال 2007ء میں اثاثوں پر منافع کم ہو کر 1.2 فیصد رہ گیا جو مالی سال 2006ء میں 3 فیصد تھا۔ ایکویٹی پر منافع بھی مالی سال 2006ء کے 18.3 فیصد سے گر کر مالی سال 2007ء میں 6.4 فیصد پر آ گیا (شکل 10.5)۔ بینکوں کی جانب سے سخت مسابقت نے گذشتہ

جدول 10.7: موجودہ سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی کارکردگی کے اہم اظہاریے

فیصد (سوائے تناسبات کے)

	م س03ء	م س04ء	م س05ء	م س06ء	م س07ء
اجارہ مالکاری اور کل اثاثوں کا تناسب	18.5	20.2	28	26.5	22.9
سرمایہ کاری اور کل اثاثوں کا تناسب	45.0	33.5	26.7	22.6	29.0
پلیس منٹس اور کل اثاثوں کا تناسب	11.2	23	14.7	23.2	17.8
میعادی مالکاری اور کل اثاثوں کا تناسب	17.9	13.9	12.4	14.7	18.7
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	92.6	90.7	81.8	87	88.4
قرضوں اور ایکویٹی کا تناسب	4.4	4.6	4.5	4.9	3.7
اوسط تفاوت	4.2	4.1	5.8	4.0	2.0
خالص سودی مارجن	5.4	4.7	6.0	4.8	3.3
آمدنی اور اخراجات کا تناسب	155.7	159.4	166.1	136.5	109
اوسط اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	4.5	2.3	3.6	3	1.2
اوسط ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	25.3	13.3	20.8	18.3	6.4

ماخذ: سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

برسوں (مالی سال 08-2005ء) کے دوران ان اداروں کو اپنا کاروبار متنوع بنانے پر مجبور کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ متعدد آئی ایف سیز کا کمرشل بینکوں سے انضمام ہو چکا ہے اور اس وقت سرگرم مالکاری برائے سرمایہ کی بیشتر کمپنیوں نے مختلف مالی مصنوعات کے لائسنس حاصل کر رکھے ہیں: آخر جون مالی سال 2008ء تک 11 میں سے 6 آئی ایف سیز کے پاس اجارہ، بروکریج اور مکاناتی مالکاری کے لائسنس موجود تھے (جدول 10.8)۔

شکل 10.5: موجودہ سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی نفع آوری کے اظہاریے

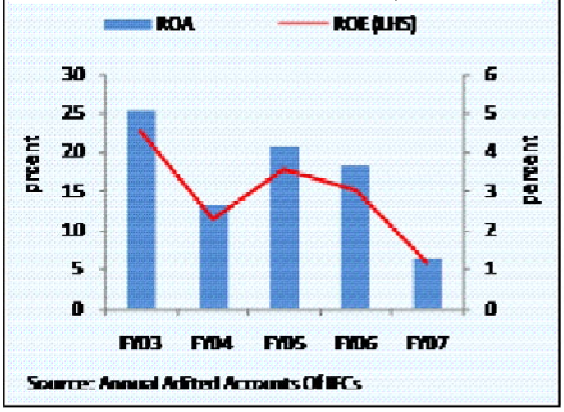

مالکاری برائے سرمایہ کاری کمپنیوں کے اثاثہ جات کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی کی عکاسی ان کی کاروباری سرگرمیوں میں تبدیلی سے بھی ہوتی ہے۔ مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاری کا حصہ مالی سال 2007ء میں بڑھ کر 29 فیصد ہو گیا ہے جو مالی سال 2006ء میں 22.6 فیصد تھا۔ آخر مالی سال 2007ء میں اجارہ مالکاری کا حصہ کم ہو کر 22.9 فیصد رہ گیا ہے جو مالی سال 2003ء میں 26.5 فیصد رہا تھا (شکل 10.6)۔

جدول 10.8: موجودہ سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی لائسنسنگ کی ساخت - م س08ء

	نام	آئی ایف ایس	بروکریج سرگرمیاں	اجارہ	مکاناتی مالکاری
1	سیکورٹی انوسٹمنٹ بینک	ہاں	-	-	-
2	ٹرسٹ انوسٹمنٹ بینک	ہاں	ہاں	ہاں	-
3	داؤد انوسٹمنٹ بینک	ہاں	-	ہاں	ہاں
4	آئی جی آئی انوسٹمنٹ بینک	ہاں	-	ہاں	-
5	ایف سی آئی بی انوسٹمنٹ بینک	ہاں	-	-	-
6	اورکس انوسٹمنٹ بینک	ہاں	ہاں	-	-
7	ایسکرٹ انوسٹمنٹ بینک	ہاں	-	ہاں	ہاں
8	کے اے ایس بی کیپٹل لمیٹڈ	ہاں	-	-	-
9	انوسٹ کیپٹل انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	ہاں	-	-	-
10	جے ایس انوسٹمنٹ لمیٹڈ	ہاں	-	-	-
11	انوویٹو انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ	ہاں	-	ہاں	ہاں

نوٹ: م س08ء میں لائسنس یافتہ اداروں کی تعداد میں 3 کا اضافہ ہوا۔

ماخذ: ایس ای سی پی

مذکورہ مالی اداروں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی کا ان کی آمدنی سے قریبی ربط ہوتا ہے۔**شکل 10.7** سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئی ایف سیز کی تقریباً 50 فیصد آمدنی ان کے متعلقہ سرمایہ کاری جزدان میں منافع اورقدر وقیمت (فاضل / نقصانات) کے بڑھنے سے ہوتی ہے۔ مجموعی قرضوں میں اجارہ ماکاری کے حصے میں اضافے کے باوجود اجارہ ماکاری کی آمدنی کے حصے میں بتدریج کمی آئی ہے۔ یہ مالی سال 2003ء کے 27 فیصد سے کم ہوکر مالی سال 2007ء میں 16.9 فیصدرہ گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ کمرشل بینکوں کی جانب سے صارفی ماکاری کی شکل میں کم وبیش ایسی ہی خدمات کی فراہمی ہے جبکہ آئی ایف سیز بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات بھی قرض گیروں کو منتقل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔

شکل 10.6: موجودہ سرمایہ کاری ماکاری کمپنیوں کے اثاثوں کی تقسیم

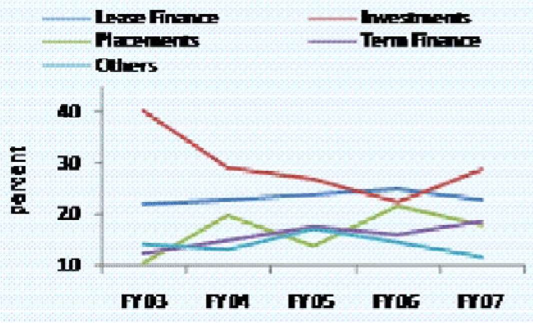

Source: Annual Audited Accounts of IFCs

آئی ایف سیز کی آمدنی کا ایک اور اہم ذریعہ دیگر مالی اداروں میں رکھوائے گئے فنڈز پر ملنے والا منافع ہے۔ مالی سال 2007ء میں اس ذریعے سے آمدنی کا حصہ مجموعی آمدنی کا 14 فیصد تھا جو مالی سال 2006ء میں 11 فیصد رہا تھا۔

شکل 10.7: سرمایہ کاری ماکاری کمپنیوں کی آمدنی میں حصہ

Source: Annual Audited Accounts of IFCs

آپریشنل آئی ایف سیز کے اثاثوں کے آمیزے اور آمدنی کے اجزائے ترکیبی میں مذکورہ تبدیلیوں کی بڑی وجہ انہیں کمرشل بینکوں کی جانب سے درپیش سخت مسابقت ہے۔ سازگار حالات کی عدم موجودگی کے باعث گذشتہ برسوں کے دوران آئی ایف سیز منڈی میں اپنے حصے کے حصول اور اسے برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہیں۔

10.3.2 اجارہ

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں اجارہ کمپنیاں مشترکہ قرضہ وسرمایہ کاری خدمات کی فراہمی کے ذریعے سرمائے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اجارہ کمپنیاں کاروباری سرگرمیوں کی قلیل تا وسط مدتی فنڈنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ رقوم جمع کرنے کا ایک لچکدار، ٹیکس مستعد اور معاشی طریقہ کار بھی فراہم کرتی ہیں۔

آخر مالی سال 2007ء تک اجارہ کمپنیوں کے اثاثہ جات بڑھ کر 64 ارب روپے تک پہنچ گئے جو مالی سال 2000ء میں 40.9 ارب روپے تھے۔ اس طرح سے اس اجارہ میں 6.6 فیصد کی سالانہ اوسط نمو ہوئی ہے۔ غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ لیزنگ کمپنیاں اس شعبے کے مجموعی اثاثوں میں اپنے حصے کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں کیونکہ غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں مذکورہ مدت کے دوران 11.3 فیصد کی سالانہ نمو ہوئی ہے۔ آخر مالی سال 2007ء تک غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں اجارہ کمپنیوں کا حصہ کم ہوکر 11.3 فیصد رہ گیا ہے جو مالی سال 2003ء میں 18.1 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھا۔ اجارہ کمپنیوں کے اثاثوں میں قدرے کمزور نمو کی وجوہات یہ ہیں: (1) کمرشل بینکوں، ماکاری برائے سرمایہ کاری کمپنیوں اور ترقیاتی مالی اداروں سے سخت مسابقت: (2) مالی سال 2005ء سے بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث فنڈنگ کی لاگت کی قدرے بلند سطح اور (3) اجارہ شعبے میں یکجائی کے باعث مجموعی اثاثوں میں کمی۔ کاروبار کرنے والی کمپنیوں کی تعداد میں کمی (م س 03ء میں 31 جبکہ آخر م س 07ء تک 12) سے بھی اس شعبے میں یکجائی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جدول 10.9: اجارہ کمپنیوں کی ایکویٹی

ایکویٹی	کمپنیوں کی تعداد
2 ارب روپے سے زیادہ	1
1 ارب اور 2 ارب روپے کے درمیان	1
0.5 ارب اور 1 ارب روپے کے درمیان	3
0.2 ارب اور 0.5 ارب روپے کے درمیان	6
0.2 ارب روپے سے کم	1

ماخذ: ایس ای سی پی

توقع ہے کہ اجارہ کے شعبے میں انضمام وتحویل کا عمل مستقبل قریب میں بھی جاری رہے گا کیونکہ سخت مسابقتی ماحول اور بینکاری تفاوت کے بڑھنے کی وجہ سے متعدد اجارہ کمپنیوں کا استحکام سخت دباؤ کا شکار ہے۔ اس ضمن میں کم ازکم مطلوبہ سرمائے کے متعلق ایس ای سی پی کے نئے ضوابط بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ **جدول 10.9** سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف اورکس لیزنگ پاکستان لمیٹڈ اور عسکری لیزنگ لمیٹڈ کی سرمائیت کی بنیاد مستحکم ہے اور آخر جون مالی سال 2007ء تک دونوں کی ایکویٹی بنیاد بالترتیب 2.4 ارب روپے اور 1.1 ارب روپے تھی۔ 3 کمپنیوں کی سرمائیت موزوں ہے اور ان کی ایکویٹی 0.5 ارب روپے تا 1 ارب روپے تک ہے۔ بقیہ 7 لیزنگ کمپنیوں کی ایکویٹی بنیاد پست ہے جبکہ آخر جون مالی سال 2008ء تک ان میں سے ایک کمپنی کے پاس 350 ملین روپے کا کم ازکم مطلوبہ سرمایہ بھی موجود نہیں تھا۔[11]

شکل 10.8: اجارہ شعبے میں ارتکاز

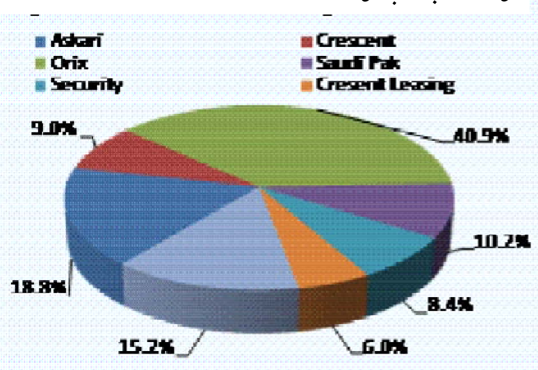

Source: Annual Audited Accounts of LCs

اجارہ کمپنیوں کے اثاثوں میں دو بڑی کمپنیوں کے اثاثوں کا حصہ 59.7 فیصد بنتا ہے جبکہ سب سے بڑی کمپنی کا حصہ 40.9 فیصد تک ہے (**شکل 10.8**)۔ اجارہ کمپنیوں کے اثاثوں کی تقسیم سے اس بات کی نشاندہی بھی ہوتی ہے کہ اس شعبے میں ایسی چھوٹی اور مالی طور پر کمزور کمپنیاں بھی کام کررہی ہیں جو معیشت کی ترقیاتی سرگرمیوں میں کسی بھی قسم کا کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

شکل 10.9: اجارہ کمپنیوں کے اثاثے اور ایکویٹی

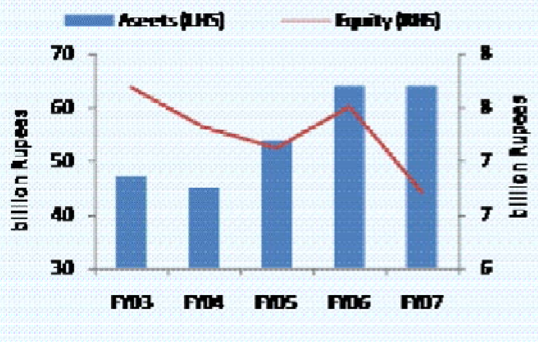

Source: Annual Audited Accounts of Leasing Companies

اب ہم اس شعبے کی مالی کارکردگی کے اہم اظہاریوں کا جائزہ لیں گے۔ اجارہ شعبے کے مجموعی اثاثوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ 64 ارب روپے کی سطح پر ہیں جبکہ مجموعی ایکویٹی مالی سال 2006ء کے 7.5 ارب روپے سے کم ہوکر مالی سال 2007ء میں 6.7 ارب روپے رہ گئی ہے (**شکل 10.9**)۔ اس کی اہم وجوہات میں کمرشل بینکوں کی جانب سے مسابقتی نرخوں پر اراہی خدمات کی فراہمی، بلند شرح سود کے دور میں پست لاگت کے فنڈز کی قلت اور اجارہ کاروبار کا محض چند شہروں تک ارتکاز ہے۔

کاروبار کرنے والی اجارہ کمپنیوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں اجارہ مالکاری کا بڑا حصہ ہے جو ایک حوصلہ افزا امر ہے۔ مالی سال 2007ء میں مجموعی اثاثوں میں اجارہ مالکاری کا حصہ 81.9 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2006ء میں 78.2 فیصد رہا تھا۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اجارہ کمپنیاں اپنے بنیادی کاروبار پر پوری توجہ دے رہی ہیں (**جدول 10.10**)۔ مالی سال 2007ء میں اجارہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری کا حصہ کم ہوکر 6.2 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2006ء میں 7 فیصد اور مالی سال 2004ء میں 10.9 فیصد تھا۔ مالی سال 2007ء میں اجارہ کمپنیوں کے قابل آمدنی اثاثے اجارہ مالکاری، سرمایہ کاری اور دیگر مالی اداروں میں رکھی گئی رقوم پر مشتمل تھے اور مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ 90.1 فیصد تک ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران (م س03ء تا م س07ء) قابل آمدنی اثاثے مجموعی اثاثوں کا اوسطاً 89 فیصد رہے ہیں اور مالی سال 2007ء کے دوران نمو میں کمی کے باوجود یہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔

[11] اجارہ کاروبار کے لیے کم ازکم سرمائے کی حد کو بڑھا کر 700 ملین روپے کردیا گیا ہے جس پر مرحلہ وار عملدرآمد آخر جون 2010ء تک کیا جائے گا۔

جدول 10.10: موجودہ اجارہ کمپنیوں کی کارکردگی کے اہم اظہاریے

فیصد (سوائے تناسبات کے)

	م س03ء	م س04ء	م س05ء	م س06ء	م س07ء
اجارہ مالکاری اور کل اثاثوں کا تناسب	74.9	77.3	77.5	78.9	81.9
سرمایہ کاری اور کل اثاثوں کا تناسب	8.8	10.9	9.9	7.0	6.2
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	86.4	89.8	90.1	88.5	90.1
اجارہ مالکاری کی شرح نمو	55.1	19.7	29.0	24.6	5.0
قرضوں اور ایکویٹی کا تناسب	5.2	5.4	6.5	6.9	7.6
اوسط تفاوت	4.9	4.9	3.5	2.3	1.8
خالص سودی مارجن	6.1	5.7	4.1	3.1	2.8
آمدنی اور اخراجات کا تناسب	122.1	129.1	124.5	112.7	94.0
اوسط اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	2.1	2.3	1.8	1.1	-0.8
اوسط ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	14.4	15.7	13.7	8.9	-7.0

ماخذ: اجارہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

مالی سال 2007ء کے لیے قرضوں اور ایکویٹی کا تناسب 7.6 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2006ء میں 6.9 فیصد رہا تھا۔ اس سے م س 07ء میں اجارہ شعبے میں مطابقت کے بڑھنے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اوسط تفاوت اور خالص سودی مارجن میں مسلسل کمی سے بھی بلند شرح سود کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ خصوصاً، اوسط تفاوت مالی سال 2004ء کے 4.9 فیصد سے کم ہوکر مالی سال 2007ء میں صرف 1.8 فیصد رہ گیا ہے۔ این آئی ایم بھی مالی سال 2007ء میں گرکر 2.8 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2003ء میں 6.1 فیصد تھا۔ مارجن میں کمی کی بڑی وجہ اجارہ کمپنیوں کا مالی اداروں سے رواں نرخوں کی قرض گیری پر بھاری انحصار ہے کیونکہ ایسی فنڈنگ پر بھاری لاگت آتی ہے۔ کمرشل بینکوں کو پست لاگت کے فنڈز تک رسائی نے بھی شرح سود بڑھانے کے متعلق اجارہ کمپنیوں کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا، کیونکہ اس طرح وہ اپنی بلند لاگت کی تلافی نہیں کرسکتے۔

شکل 10.10: نفع آوری کے اظہاریے

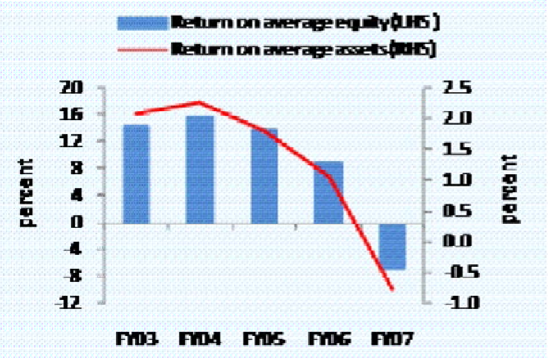

Source: Annual Audited Accounts of Leasing Companies

اجارہ کمپنیوں کا مارجن سکڑ نے کی عکاسی اس کی نفع یابی کے اظہاریوں سے بھی ہوتی ہے جو مالی سال 2007ء میں 486.9 ملین روپے کے نقصانات کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ مالی سال 2006ء کے دوران انہیں 606.1 ملین روپے کا منافع ہوا تھا۔ اسی صورتحال کی عکاسی مالی سال 2007ء میں اثاثوں پر 0.8 فیصد کے منفی منافع سے بھی ہوتی ہے جو مالی سال 2006ء میں 1.1 فیصد اور مالی سال 2004ء میں 2.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھا۔ ایکویٹی پر منافع میں بھی یہی رجحان دیکھا گیا ہے کیونکہ یہ مالی سال 2004ء کی 15.4 فیصد بلند سطح سے گرکر مالی سال 2007ء میں -0.7 فیصد رہ گیا ہے (**شکل 10.10**)۔ 12 میں سے 4 اجارہ کمپنیوں نے مالی سال 2007ء کے لیے منفی منافع ظاہر کیا جس کا اہم سبب بٹے پر تموین اور سرمایہ کاری میں نقصانات ہیں۔

مذکورہ مالی اظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجارہ شعبے نے کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے جس کے باعث اس شعبے سے وابستہ کمپنیوں کے مستقبل کے بارے میں خدشات خاصے بڑھ گئے ہیں، خصوصاً چھوٹے اور کمزور اداروں کو زیادہ خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ نیٹ اوور لیز اوورری فنانس لمیٹڈ کے معاملے میں شرح سود کا خطرہ زیادہ نمایاں ہے۔ مالی سال 2006ء میں اس کمپنی کی اثاثہ جاتی بنیاد 525.8 ملین روپے تھی جو مالی سال 2007ء میں صرف 56.9 ملین روپے رہ گئی ہے۔ ایکویٹی میں تیزی سے کمی کے اسباب یہ ہیں: (i) تموین کا بڑھنا جو مالی سال 2006ء کے 6 ملین روپے سے بڑھ کر مالی سال 2007ء

میں 383.3 ملین روپے تک پہنچ گئی(ii)زیادہ تر اجارہ کی مالکاری معینہ شرح سود پر کی گئی اور (iii) سرمایہ کاری سے آمدنی میں کمی مالی سال2006ء کے 60 ملین روپے سے گر کر مالی سال2007ء میں 32 ملین روپے رہ گئی ہے۔ غیر مستحکم مالی حالت کے باعث 31 مارچ2008ء کوایس ای سی پی نے اس کمپنی کو مالی لحاظ سے بیمار قرار دے دیا اور اس کے حصص میں خرید وفروخت معطل کردی گئی۔ ایس ای سی پی نے کمپنی کی بحالی کے لیے متعلقہ فریقوں سے اظہار دلچسپی کی درخواستیں طلب کی ہیں۔[12]

مالی شعبے میں مسابقتی ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اجارہ کمپنیاں اپنی کاروباری سرگرمیوں کو متنوع بنائیں اور فنڈنگ کی مستحکم بنیاد قائم کریں۔ آپریٹنگ کے ماحول کو بھی کمزور معاشی صورتحال سے ابھرنے والے چیلنجز کا سامنا ہے۔ آخر مالی سال2008ء تک تین اجارہ کمپنیوں نے این بی ایف سی قواعد کے تحت متفرق لائسنس حاصل کیے ہیں تا کہ وہ اجارہ کے ساتھ ساتھ مالکاری برائے سرمایہ کاری اور مکاناتی مالکاری کی خدمات فراہم کرسکیں۔ ان کمپنیوں کو بھی منڈی کے نئے غیر دریافت شدہ شعبوں تک رسائی کے ذریعے اپنے کاروبار کو متنوع بنانے کے چیلنج کا سامنا ہے۔ غیر بینکی مالی کمپنیوں کے نئے قواعد کے تحت اجارہ کمپنیوں کو کمرشل عمارتوں، دکانوں، گوداموں کو اجارہ پر دینے اور رواں نرخوں پر کم از کم 30 دن کی مدت کے لیے سی او آئیز کی شکل میں وسائل کو جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ ان دونوں اقدامات سے اس شعبے کی نمو کو بڑھانے اور اسے درپیش مشکلات پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

تیزی سے وسعت پاتے ہوئے مالی شعبے میں مسابقت کا حامل بننے کے لیے اجارہ کمپنیوں کو اپنی مصنوعات کو متنوع بنانے کا اسٹریٹجک چیلنج درپیش ہے۔ اجارہ کمپنیوں کے لیے ایک اہم منڈی خرد کاروبار اور دیہی اجارہ ہے۔ موجودہ اجارہ کمپنیاں منڈی کے اس حصے تک رسائی کے ذریعے اپنے کاروبار کو ترقی اور وسعت دے سکتی ہیں۔ چار اجارہ کمپنیاں اس ضمن میں مخصوص خدمات کی فراہمی شروع کر چکی ہیں۔

10.3.3 مخاطرہ سرمایہ کاری

پاکستان میں مخاطرہ سرمایہ کاری کا کاروبار اس وقت ارتقائی مراحل سے گزر رہا ہے۔ مالی سال 2007ء میں صرف چار ایسی کمپنیاں ملک میں کام کر رہی تھیں جن کے مجموعی اثاثوں کی مالیت 4.1 ارب روپے تھی جو کہ غیر بینکی مالی کمپنیوں کے مجموعی اثاثوں کا ایک فیصد بنتا ہے۔

مخاطرہ سرمائے کی کمپنیاں مخصوص کاروباری سرگرمیوں کے لیے مالکاری فراہم کرتی ہیں جن میں ابھرتے ہوئے کاروبار، آغاز اور ایسی جدت پسند کمپنیاں شامل ہیں جنہیں اپنی مصنوعات کی ترقی اور نمو کے لیے سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ فی الوقت مخاطرہ کمپنیوں کی بنیاد محدود ہے اور ان کا ارتکاز ٹیلی کام کے شعبے میں زیادہ ہے۔ تاہم، ان کمپنیوں کے لیے انجینئرنگ، صحت، ماحول، زراعت اور توانائی جیسے شعبوں میں دیگر کئی مواقع موجود ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مخاطرہ سرمایہ کاری کرنے والی صرف چار کمپنیاں فہرست شدہ ہیں جن میں ٹی آر جی پاکستان لمیٹڈ، اے ایم زیڈ وینچرز، ٹی ایم ٹی وینچرز اور پاکستان پرائیویٹ ایکویٹی مینجمنٹ لمیٹڈ (پی پی ای ایم ایل) شامل ہیں۔ ٹی آر جی پاکستان لمیٹڈ کا بنیادی کام ٹیلی فون کا جواب دینے کی خدمات، کال سینٹرز اور بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ کمپنیوں کا بلاواسطہ/بالواسطہ حصول اور ان کا انتظام چلانا ہے۔ اے ایم زیڈ وینچرز کا بنیادی کاروبار تیزی سے ترقی کرتی کمپنیوں میں سرمایہ کاری، ایکویٹی تمسکات کی خریداری، نئی مصنوعات وخدمات کی تیاری میں معاونت اور مخاطرہ سرمائے کے فنڈز کا انتظام چلانے کے لیے بطور مینجمنٹ کمپنی کام کرنا ہے جبکہ ٹی ایم ٹی وینچرز کو پاکستان کی پیشرو مخاطرہ سرمائے کی کمپنی کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ کمپنی 2001ء سے ٹیکنالوجی، میڈیا اور ٹیلی کام کے ابتدائی آپریشنز کی مالکاری کر رہی ہے۔

مالی کارکردگی کے لحاظ سے مخاطرہ سرمائے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں مالی سال 2007ء کے دوران 1.7 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی اور یہ 4.1 ارب روپے رہ گئے ہیں جبکہ مالی سال 2006ء میں ان میں 29.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ کمپنی وار اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹی آر جی پاکستان لمیٹڈ مخاطرہ سرمائے کی سب سے بڑی کمپنی ہے اور ان کے مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ 88.5 فیصد ہے۔ ٹی آر جی کے اثاثوں میں 1.8 فیصد اور ٹی ایم ٹی وینچرز میں 41.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ اے ایم زیڈ وینچرز کے اثاثوں میں 0.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے (**شکل 10.11**)۔

---

[12] پریس ریلیز بتاریخ 31 مارچ 2008ء ایس ای سی پی۔

مخاطرہ سرمائے کی کمپنیوں کو مالی سال2004ء سے مسلسل نقصانات کا سامنا ہے جس کے طویل مدت میں اس کاروبار پر منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں(**شکل10.12**)۔ بلند مالی لاگت کے باعث مخاطرہ سرمائے کی تمام کمپنیوں کو مالی سال 2007ء میں مجموعی طور پر87.9ملین روپے کا نقصان ہوا جبکہ مالی سال2006ء میں انہیں 139.3ملین روپے کا بھاری خسارہ برداشت کرنا پڑا تھا۔ اس کی وجہ ٹی آر جی پاکستان کے بلند مالی چارجز تھے۔ یہ اخراجات مالی سال2007ء میں کم ہوکر51ملین روپے رہ گئے۔

شکل10.11: مخاطرہ سرمایہ کمپنیوں کے کل اثاثے

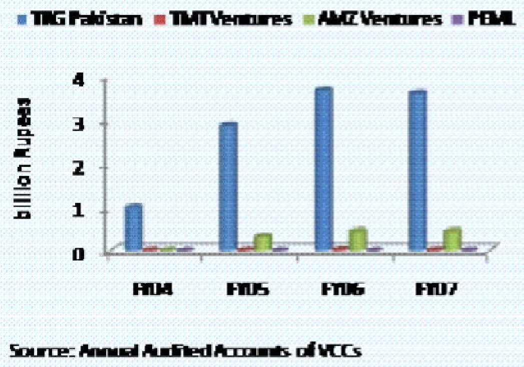

شکل10.12: مخاطرہ سرمایہ کمپنیوں کی نفع آوری

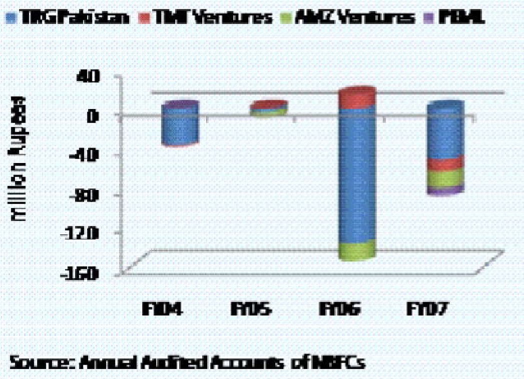

دنیا بھر میں مخاطرہ سرمائے کے کاروبار نے خاصی تیزی سے ترقی کی ہے۔حکومت پاکستان نے غیرملکی اورملکی سرمایہ کاروں کو اس حوالے سے ٹیکسوں میں چھوٹ اورہموار اخراج جیسی ترغیبات دی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ شعبہ اچھے نتائج دینے میں ناکام رہا ہے۔ تاہم، پاکستان میں مخاطرہ سرمائے کے شعبے کو فروغ دینے اوراس کے امکانات کا ادراک کرتے ہوئے ایس ای سی پی نے حال ہی میں اس کاروبار کی ترقی کے لیے ایک فریم ورک کو حتمی شکل دی ہے(**باکس 10.2**)۔[13] مزید برآں، ایس ای پی نے مخاطرہ سرمائے کے فروغ کے لیے مسابقتی اعانت فنڈ (سی ایف ایس) اور پاکستان بزنس کونسل سے اشتراک کیا جبکہ اس کاروبار کے لیے پیشہ ورعالمی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ توقع ہے کہ مذکورہ اقدامات سے اس شعبے کو متحرک بنانے اوراس کی نمو کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔

10.3.4 بٹہ گری

بٹہ گھروں کا بنیادی فریضہ حکومت، کارپوریٹ شعبے اور دیگر مالی اداروں کی جانب سے جاری کردہ قرضہ جاتی تمسکات کے لیے ثانوی منڈی کی فراہمی کے ذریعے مالی شعبے کو سیالیت فراہم کرنا ہے۔ ایک غیر بینکی مالی کمپنی کی حیثیت سے بٹہ گھروں کی استعداد وگنجائش دیگر غیر بینکی مالی اداروں کے مقابلے میں ناکافی رہی ہے۔

گذشتہ 20برسوں کے دوران پاکستان میں صرف چار کمپنیوں نے خود کو بطور بٹہ گھر رجسٹر کرایا اوران کی واحد کاروبار سرگرمی بٹہ گری ہے۔ ان میں سے تین پہلے ہی اپنا کاروبار بند کرچکی ہیں۔ چوتھی کمپنی این بی پی کیپٹل لمیٹڈ (این بی پی سی ایل) ہے جو نیشنل بینک آف پاکستان کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ مالی سال2007ء کے دوران صرف یہی واحد ادارہ ہے جس نے بٹہ گری کی کاروباری خدمات انجام دیں۔ اس کمپنی کا بنیادی فریضہ قابل مذاکرات قرضہ جاتی آلات اوراجارہ کے کاروبار کی بٹہ گری/تجارت ہے۔ تاہم، اپنے بنیادی فریضے کے برعکس بٹہ گری کے کاروبار کا اس کے مجموعی اثاثوں میں حصہ بہت کم ہے اوراس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کمی آئی ہے(**شکل10.13**)۔ ایس ای سی پی کی جانب سے نومبر2008ء میں غیر بینکی مالی کمپنیوں کے قواعد میں کی جانے والی ترامیم اور نئے قواعد کی روشنی میں نیشنل بینک نے این بی پی سی ایل کو ایک اجارہ کمپنی میں بدلنے کا فیصلہ کیا ہے، اس لیے اب اس کمپنی کی بنیادی کاروباری سرگرمی اجارہ ہوگی۔ بٹہ گری، سرمایہ ومالی منڈیوں میں سرمایہ کاری صرف آمدنی پیدا کرنے کے اضافی ذرائع ہیں۔ تاہم، کمپنی نے بٹہ گری کے لائسنس کو بھی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ غیر بینکی مالی کمپنیوں کے نئے ضوابط کے تحت بٹہ گری کے موجودہ لائسنسوں کی قسمت کے بارے میں ابھی

[13] نجی ایکویٹی ومخاطرہ سرمایہ فنڈ ضوابط 2008ء، بتاریخ19اگست2008ء، ایس ای سی پی۔

باکس10.2 نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ فنڈز

ایس ای سی پی نے 20 اگست 2008ء کو پاکستان میں نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ فنڈز کی رجسٹریشن اور ضابطہ کاری کے لیے ضوابطی فریم ورک سے مطلع کیا۔ نئے ضوابط کو دو سال تک جاری رہنے والے جامع مشاورتی عمل کے بعد حتمی شکل دی گئی اور اس میں ملکی و عالمی فریقین سے منڈی کے متعلق جامع مذاکرات بھی کیے گئے۔

نجی ایکویٹی معیشت میں مقامی کارپوریٹ شعبے خصوصاً ایس ایم ایز کو سرمائے کی فراہمی کے ذریعے معیشت میں اہم کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آجرانہ سرگرمیوں کی سرپرستی اور نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کا کام بھی انجام دیتی ہے۔ نجی ایکویٹی کی مدد سے نمو و توسیع کے لیے سرمائے و انتظامی صلاحیتوں کی فراہمی کے ذریعے نجی کمپنیوں کی خفیہ قدر کو دریافت کرنے میں مدد ملتی ہے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری کے ان اداروں کی نمو میں تیزی کے لیے وفاقی حکومت نے فنانس ایکٹ 2008ء میں مالیاتی حوالے سے خاصی ترغیبات فراہم کی ہیں، جن میں 2014ء تک ٹیکسوں سے استثنیٰ اور کسی نجی کمپنی کے 35 فیصد اثاثوں اور حصص کی پرائیویٹ ایکویٹی اور مخاطرہ سرمائے کے فنڈز کو فروخت پر کیپیٹل گین ٹیکس کو کم کر کے 10 فیصد کرنا شامل ہیں۔ توقع ہے کہ سازگار ضوابط کے سازگار فریم ورک اور حکومت کی جانب سے نجی ایکویٹی و مخاطرہ سرمائے کے فنڈز کے لیے دی گئی ترغیبات سے ملک میں بھاری مقدار میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری لانے میں مدد ملے گی۔

نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ فنڈ ایک غیر فہرست شدہ مسدود فنڈ ہوگا جس تک رسائی صرف قابل قدر افراد اور اداروں کو دی جائے گی۔ یہ فنڈ ابتدائی طور پر نجی کمپنیوں کو کاروبار شروع کرنے، اس میں توسیع اور خرید و فروخت کے لیے ایکویٹی فراہم کرے گا۔ تاہم، یہ نجکاری کے سمجھوتوں پر بھی اثر انداز ہوسکتا ہے۔ انتظامی کمپنی یا ایف ایم سی ایک غیر بینکی مالی کمپنی ہوگی جسے ایس ای سی پی نجی ایکویٹی و مخاطرہ سرمائے کے فنڈ کی انتظامی خدمات فراہم کرنے کا لائسنس جاری کرے گی اور اس کا کم از کم ادا شدہ سرمایہ 30 ملین روپے ہوگا۔ ایس ای سی پی کے قواعد پر عملدرآمد کی ذمہ داری اس ایف ایم سی کے ڈائریکٹرز اور منتظمین پر عائد کی جائے گی۔ فنڈ کا کم از کم حجم 250 ملین روپے مقرر کیا گیا ہے جبکہ سرمایہ کاروں کی تعداد 5 طے کی گئی ہے اور شراکت کے لیے کم از کم رقم 10 ملین فی سرمایہ کار ہے، یہ رقم صرف نجی ذرائع سے ہی حاصل کی جاسکے گی۔ اس فنڈ کو فہرست میں اندراج کرانے کی اجازت نہیں ہوگی اور اس کی زیادہ سے زیادہ معینہ عمر 15 سال مقرر کی گئی ہے۔

پاکستان سے باہر قائم نجی ایکویٹی و مخاطرہ سرمائے کے فنڈز کو ٹیکس ترغیبات سے مستفید ہونے کے لیے ایس ای سی پی میں رجسٹریشن کرانے کی پیشکش کی گئی ہے۔ مقامی طور پر رقوم جمع نہ کرنے والے غیر ملکی فنڈز کی ضابطہ کاری کم سے کم ہوگی جبکہ مقامی طور پر رقم اکھٹی کرنے والوں پر مقامی فنڈز کے ضوابط کا اطلاق ہوگا۔

ماخذ: ایس ای سی پی

کچھ واضح نہیں ہے۔

شکل10.13: کل اثاثوں میں بٹہ گری کے وثیقہ جات کا حصہ

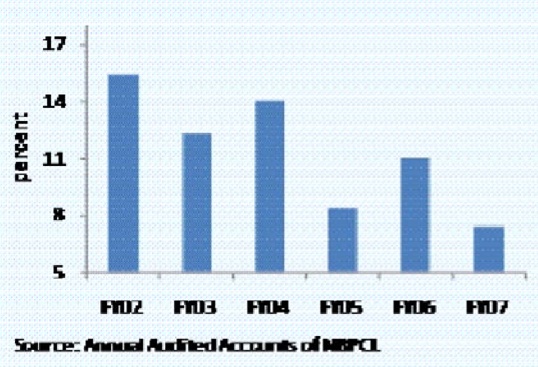

مالی سال 2007ء کے دوران فنڈنگ کی بلند لاگت نے این بی پی سی ایل کے کاروبار کے حجم پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ نتیجتاً، مالی سال 2007ء میں اس کے مجموعی اثاثوں کی نمو 22.7 فیصد کمی کے ساتھ 1.4 ارب ہوگئی جو مالی سال 2006ء میں 1.8 ارب روپے رہی تھی۔ تاہم اثاثوں میں کمی کے باوجود این بی پی سی ایل مالی سال 2007ء کے دوران 35.7 ملین روپے کا بعد از ٹیکس منافع حاصل کرنے میں کامیاب رہا جبکہ مالی سال 2006ء میں اس نے 55.9 ملین روپے کا منافع کمایا تھا۔

این بی پی سی ایل کے اثاثہ جات کے اجزائے ترکیبی کمپنی کی نئی حکمت عملی کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ مالی سال 2007ء میں تمسکات و اجارہ سرگرمیوں میں سرمایہ کاری 47.8 فیصد رہی جو مجموعی اثاثوں کا 37 فیصد بنتا ہے۔ مجموعی اثاثوں میں بٹہ گری آلات کے حصے میں کمی آئی ہے اور یہ مالی سال 2006ء کے 11 فیصد سے کم ہو کر 7.4 فیصد رہ گیا ہے۔

مالی سال 2007ء کے دوران این بی پی سی ایل کی مجموعی آمدنی میں تمسکات میں سرمایہ کاری سے حاصل کردہ آمدنی کا حصہ سب سے زیادہ 47.2 فیصد ہے جو مالی سال 2006ء میں 52.8 فیصد تھا۔ اسی مدت میں اجارہ اور بٹہ گری کی سرگرمیوں سے آمدنی کا حصہ بالترتیب 35.6 فیصد اور 12.5 فیصد بنتا ہے(**شکل10.14**)۔

بٹہ گھروں کو کمرشل بینکوں سے سخت مسابقت کا سامنا ہے کیونکہ بینک مالی طور پر مضبوط ہیں اور انہیں بٹہ گری خدمات کی فراہمی میں بالادستی حاصل ہے۔ ایس ای سی پی نے 2008ء میں وضع کردہ قواعد میں بٹہ گری کے کاروبار کی ترقی کے لیے کوئی اقدامات تجویز نہیں کیے ہیں۔ متعدد مسائل اور مشکلات کے باعث غیر بینکی مالی کمپنیوں میں بٹہ گری کے کاروبار کی بقا کے بارے میں کئی خدشات جنم لے رہے ہیں۔ کاروبار کے تسلسل کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ

شکل 10.14:مالی سال 07ء میں این بی پی کیپٹل لمیٹڈ کے اثاثوں اور آمدنی کی تقسیم

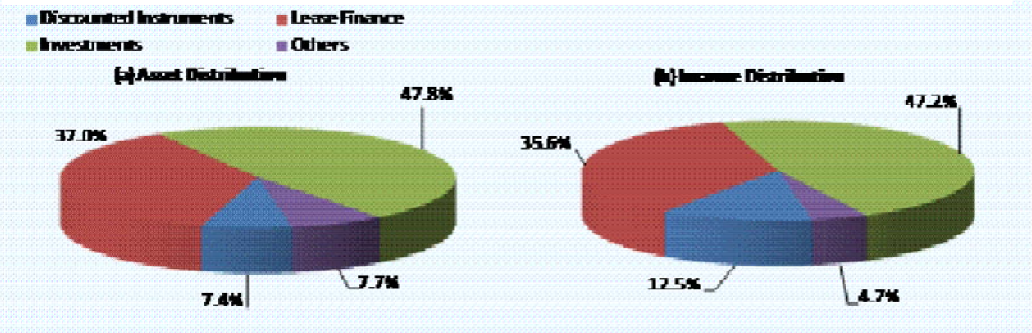

Source: Annual Audited Accounts of NBPCL

حکومت اور کارپوریٹ کے قرضہ جاتی آلات کے فروغ کے لیے ثانوی منڈی کی ترقی میں بٹہ گھروں کے کردار کا ازسرِنو تعین کیا جائے۔

10.3.5 مضاربہ

دنیا بھر میں روایتی مالی اداروں کے متوازی پرعزم اسلامی مالی اداروں کی جانب سے مالی خدمات کی فراہمی میں تیزی سے نمو ہوئی ہے۔ پاکستان میں اسلامی بینک، روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری پر مبنی شاخیں، مضاربہ کمپنیاں اور شریعت سے ہم آہنگ میوچل فنڈز اسلامی مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

مضاربہ کے تصور کو 1980ء میں مضاربہ کمپنیاں و مضاربہ آرڈیننس میں متعارف کرایا گیا۔ مضاربہ کمپنیوں کی شروعات سے اب تک ملک میں اس شعبے کی ترقی و نمو کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے ہیں۔[14] مالی سال 2006ء تک مضاربہ کی کاروباری سرگرمیاں مشارکہ، مرابحہ اور اجارہ نامی تین سمجھوتوں تک محدود تھیں جن کی منظوری نوے کی دہائی کے اوائل میں مذہبی بورڈ نے دی تھی۔ لیکن اس کے بعد سے ان سمجھوتوں میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی نہ ہی مذہبی بورڈ نے مالکاری کے نئے سمجھوتے متعارف کرائے ہیں۔ تاہم، مالی سال 2007ء کے دوران ایس ای سی پی نے مضاربہ کے سابقہ ماڈل سمجھوتوں میں متعدد ترامیم کرتے ہوئے مذہبی بورڈ سے منظورشدہ مالکاری کے 11 نئے سمجھوتے متعارف کرائے ہیں۔ مذہبی بورڈ نے مضاربہ کمپنیوں کی جانب سے صکوک کے اجرا کے لیے نظریاتی فریم ورک کی منظوری دینے کے علاوہ کارپوریٹ شعبے اور انفرادی سرمایہ کاروں کو ''مضاربہ صکوک'' جاری کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ اس اقدام کا مقصد مضاربہ کمپنیوں کو قلیل مدت میں وسائل جمع کرنے میں مدد دینا ہے۔ یہ صکوک 90 تا 365 دن کی مدت کے ہوسکتے ہیں۔[15] مضاربہ کمپنیوں کے رجسٹرار مضاربہ صکوک کے اجرا کے حوالے سے رہنما ہدایات الگ سے جاری کریں گے۔ ان پالیسی اقدامات کا مقصد بہتر وسائل کی فراہمی کے ذریعے اس شعبے میں نئی روح پھونکنا اور مستقبل میں اس شعبے کی ترقی و نمو کے لیے نئے مواقع تلاش کرنا ہے۔

مالی سال 2007ء کے دوران 27 مضاربہ کمپنیاں آپریشنل تھیں جبکہ مالی سال 2006ء میں ان کی تعداد 29 تھی۔ تاہم مضاربہ میں ارتکاز کا عمل بہت زیادہ ہے کیونکہ 5 بڑی مضاربہ کمپنیوں کے پاس اس شعبے کے مجموعی اثاثوں کا 66.8 فیصد حصہ ہے (**جدول 10.11**)۔ اسی طرح ایکویٹی سے بھی ارتکاز کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ فرسٹ حبیب مضاربہ اور بی آر آر گارڈین مضاربہ نام کی دو بڑی کمپنیوں کی اس شعبے میں ایکویٹی 37 فیصد ہے۔ علاوہ ازیں، صرف 4 مضاربہ کمپنیاں ایسی ہیں جن کی ایکویٹی بنیاد 0.5 ارب روپے تا 1 ارب روپے کے درمیان ہے۔ باقی 21 مضاربہ کمپنیوں کی ایکویٹی 0.5 ارب روپے سے کم ہے جبکہ 6 مضاربہ کمپنیوں کی ایکویٹی 0.1 ارب روپے سے بھی نیچے ہے۔

اس سے قطع نظر، مالی سال 2007ء میں مضاربہ کمپنیوں کی ایکویٹی میں 24 فیصد کی سال بسال مضبوط نمو ہوئی جبکہ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اس کی اوسط نمو 11 فیصد تک رہی ہے۔ اس اضافے کی بڑی وجہ جولائی 2007ء میں مضاربہ کمپنیوں کے رجسٹرار کی جانب سے لازمی ذخائر کے لیے ضروری منافع کی اوپری حد کو 30 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد تک کرنے کا فیصلہ ہے، جس سے اس شعبے کی ایکویٹی بنیاد مضبوط ہوئی ہے۔ ماضی میں قدرے سست نمو کا سبب اس

[14] مالی استحکام کا جائزہ، 2006ء بینک دولت پاکستان۔
[15] سرکلر نمبر 6، بتاریخ 8 مئی 2008ء، تخصیصی کمپنیز ڈویژن (مضاربہ ونگ) ایس ای سی پی۔

جدول 10.11: مضاربہ شعبے میں ارتکاز
فیصد

	اثاثے			ایکویٹی		
	م س06ء	م س07ء	م س08ء	م س06ء	م س07ء	م س08ء
سب سے بڑے 3	32.3	37.7	48.7	29.6	33.6	44.8
سب سے بڑے 5	50.5	56.8	66.8	42.6	44.9	56.0
سب سے بڑے 10	69.1	77.2	86.1	59.7	61.9	76.0

شعبے کو 90 فیصد منافع کی تقسیم پر ٹیکسوں میں دی گئی چھوٹ تھی۔ یہ رعایت سرمائے کی بنیاد کو مستحکم کرنے میں ایک رکاوٹ ثابت ہوئی کیونکہ ایسی تمام کمپنیاں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے منافع کو وثیقہ جات رکھنے والوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔

مالی سال 2007ء کے دوران متعدد مضاربہ کمپنیاں ضم اور کچھ اپنا کاروبار سمیٹ چکی ہیں۔ فیضان مینوفیکچرنگ مضاربہ نے اپنا کاروبار ختم کر دیا جبکہ مضاربہ التجارۃ کا مضاربہ المالی سے انضمام عمل میں آیا۔ گارجیئن مضاربہ، بی آر آر مضاربہ میں ضم ہونے کے بعد بی آر آر مضاربہ وجود میں آئی اور فرسٹ الائیڈ بینک مضاربہ، الائیڈ بینک لمیٹڈ میں ضم ہوگئی۔ چھوٹی مضاربہ کمپنیوں کے بڑے مضاربہ اداروں سے الحاق کے نتیجے میں ایکویٹی بنیاد مضبوط ہوگی اور مضبوط و مستحکم مضاربہ اداروں کی سرگرمیوں کے نتیجے میں یہ شعبہ سخت مسابقتی ماحول میں شریعت سے ہم آہنگ مالی خدمات فراہم کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں آجائے گا۔

مالی سال 2007ء کے دوران مضاربہ کمپنیوں کے مجموعی اثاثے 22.2 فیصد کی نمو کے ساتھ بڑھ کر 26.3 ارب روپے ہوگئے جو گذشتہ سال 16.7 فیصد تھے۔ مالی سال 06-2002ء کے دوران مضاربہ کمپنیوں کے مجموعی اثاثوں میں اجارہ مالکاری کا حصہ 50 فیصد تک تھا۔ تاہم اجارہ مالکاری کے حصے میں گذشتہ دو سالوں کے دوران نمایاں کمی آئی ہے اور یہ مالی سال 2007ء میں 41.6 فیصد پر پہنچ گیا جو مالی سال 2005ء میں 53.1 فیصد تھا (**جدول 10.12**)۔ مضاربہ کمپنیوں کے مجموعی اثاثوں کا دوسرا بڑا جزا ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری ہے۔ مالی سال 2005ء کے بعد سے ایسی سرمایہ کاری کے حصے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور یہ 16.7 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 2007ء میں 19.5 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ اجارہ و سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کے علاوہ مضاربہ کا شعبہ مضاربہ و مشارکہ سمجھوتوں کے تحت بھی مالکاری کی سہولتیں فراہم کرتا ہے اور مالی سال 2007ء میں اس کے مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ 15.5 فیصد تک تھا۔

جدول 10.12: موجودہ مضاربہ کی کارکردگی کے اہم اظہاریے
فیصد (سوائے تناسبات کے)

	م س02ء	م س03ء	م س04ء	م س05ء	م س06ء	م س07ء
کل اثاثے (ارب روپے)	12.3	12.4	14.8	18.5	21.6	26.3
اثاثوں کی شرح نمو	5.1	1.1	19.0	25.1	16.7	22.2
اجارہ مالکاری اور کل اثاثوں کا تناسب	49.8	54.3	51.6	53.1	51.0	41.6
سرمایہ کاری اور اثاثوں کا تناسب	15.6	11.5	17.2	16.7	17.5	19.5
مرابحہ/مشارکہ اور کل اثاثوں کا تناسب	16.2	17.7	13.4	14.1	15.5	15.5
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	81.6	83.6	82.1	83.9	84.0	76.6
قرضہ اور ایکویٹی کا تناسب	0.8	0.7	0.9	1.0	1.3	1.2
آمدنی اور اخراجات کا تناسب	124.7	130.9	138.3	125.1	113.6	116.1
اوسط اثاثوں پر منافع	5.6	7.1	6.1	4.1	2.3	3.2
اوسط ایکویٹی پر منافع	12.0	14.4	12.6	9.0	5.4	7.5

ماخذ: اجارہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

مالکاری کے حوالے سے قرضہ و ایکویٹی کے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضاربہ کمپنیوں نے اپنے اثاثوں کی نمو کے لیے صرف قرضوں پر ہی بھاری انحصار نہیں کیا اور ان کا لیوراجیہ تناسب مالی سال 2007ء میں کم ہو کر 1.2 فیصد ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مضاربہ شعبے کو سرمایہ کاری وثیقہ جات (سی او آئی) اور مشارکہ پر مبنی مدتی مالکاری وثیقہ جات کے اجرا کے ذریعے فنڈز جمع کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ اسی لیے مضاربہ کمپنیاں دیگر غیر بینکی مالی کمپنیوں کے مقابلے میں قرض گیری پر کم انحصار کرتی ہیں۔

اثاثوں میں 20 فیصد کی نمو کے ساتھ ساتھ مضاربہ شعبے کی آمدنی میں بھی مالی سال 2007ء کے دوران 26.7 فیصد کا اضافہ ہوا جو گذشتہ سال 14.5 فیصد تھا۔ آمدنی کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2007ء کے دوران مضاربہ، مشارکہ اور اجارہ مالکاری کا مجموعی آمدنی میں

حصہ 87.5 فیصد ہے(**شکل 10.15**)۔ اسی طرح اسٹاک مارکیٹ اورتجارتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری پرمنافع سے آمدنی کا حصہ بالترتیب 5.1 فیصد اور 1.6 فیصد رہا جبکہ منافع منقسمہ اور بروکریج جیسے آمدنی کے دیگر ذرائع کا مجموعی آمدنی میں حصہ مالی سال 2007ء کے دوران 1 فیصد رہا ہے۔

سخت گیرزری پالیسی کے دور میں بلند شرح سود کے باعث مضاربہ کی مالی لاگت بھی 50 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر مالی سال 2007ء کے دوران 1.3 ارب روپے ہوگئی۔ اس کے نتیجے میں مجموعی اخراجات میں ان کا حصہ مالی سال 2006ء کے 23 فیصد سے بڑھ کر 28 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ اسی مدت میں فرسودگی/ حساب کی بے باقی سے متعلقہ اخراجات بڑھ کر 13.3 فیصد ہوگئے۔ تاہم، ان اخراجات کا مجموعی اخراجات میں حصہ مالی سال 2007ء میں کم ہوکر 57 فیصد رہ گیا جو گذشتہ سال 62 فیصد تک تھا۔

شکل 10.15: مضاربہ کی آمدنی میں حصہ - م س 07ء

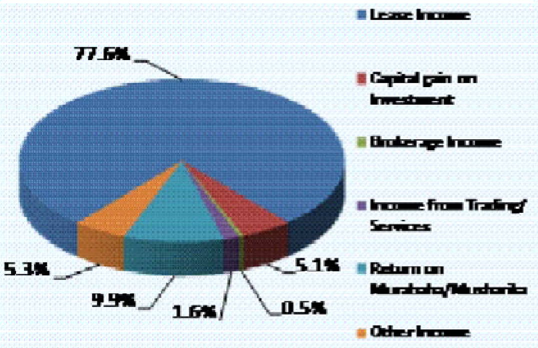

Source: Annual Audited Accounts of NBPCL

فرسودگی/ حساب کی بے باقی کی قدرے پست لاگت اورمضاربہ شعبے کی آمدنی میں بہتری کے باعث مالی سال 2007ء میں آمدنی و اخراجات کا تناسب 116.1 فیصد ہوگیا جو گذشتہ مالی سال میں 113.6 فیصد پر رہا تھا۔ نفع یابی میں بہتری کی عکاسی اثاثوں پر منافع میں 3.2 فیصد اور ایکویٹی میں منافع پر 7.5 فیصد اضافے سے بھی ہوتی ہے۔

اگرچہ مالی سال 2007ء کے دوران مضاربہ شعبے کی مالی کارکردگی میں گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتری آئی ہے تاہم، مذہبی بورڈ اور ایس ای سی پی کی جانب سے متعارف کرائے جانے والے اقدامات کے اثرات ابھی تک نمایاں نہیں ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ مالکاری کے نئے آلات کو متعارف کرانے سے نہ صرف مصنوعاتی تنوع کو ممکن بنایا جاسکے گا بلکہ یہ مستقبل میں اس شعبے کی نمو وترقی کے لیے فنڈ زجمع کرنے اور دیگر کاروباری سرگرمیوں کو متوجہ کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ مذکورہ نئے پالیسی اقدامات کا مقصد مضاربہ کمپنیوں کو اسلامی بینکوں کے ساتھ ساتھ کاروبار کرنے کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی بھی ہے۔ امید ہے کہ نئی ترغیبات سے مضاربہ کمپنیوں کے پلیٹ فارم سے اسلامی مالی خدمات کے کاروبار کو توسیع دینے میں بھی مدد ملے گی۔

10.3.6 مکاناتی مالکاری

مکانات کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت کے مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر خاصے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں کیونکہ یہ شعبہ بلاواسطہ اور بالواسطہ طور پر تقریباً 40 صنعتوں کو متاثر کرتا ہے۔ مثلاً، تعمیرات کے شعبے کی جاذب محنت نوعیت کے باعث اس میں روزگار کے خاصے مواقع پیدا ہوتے ہیں جن سے نمو کی سرگرمیوں میں مدد ملتی ہے۔ پاکستان میں مالی سال 06-2003ء کے دوران رہن مالکاری میں ہونے والی مثبت پیش رفت کے باوجود مکانات کے شعبے کو مسلسل 6 ملین مکاناتی اکائیوں[16] کے خسارے کا سامنا ہے جبکہ طلب ورسد کے عوامل کی وجہ سے مکاناتی مالکاری کی خدمات ابھی ارتقائی مراحل سے گزر رہی ہیں۔ واجب الادا مکاناتی قرضوں اور جی ڈی پی کا تناسب مالی سال 2003ء میں 0.49 فیصد تھا اور یہ مالی سال 2006ء میں 0.98 کی بلندترین سطح پر پہنچ گیا جبکہ سال 2007ء کے دوران

شکل 10.16: واجب الادا رہن قرضے

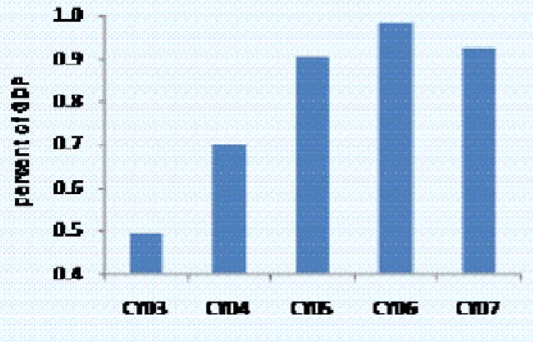

Source: IHFD, SBP

[16] کراچی چیمبر آف کامرس کے تخمینے کے مطابق

اس میں معمولی کمی واقع ہوئی ہے(**شکل 10.16**)۔ مالی سال06-2003ء کے دوران مکاناتی مالکاری کی طلب کی بڑی وجہ معاشی استحکام، جی ڈی پی کی عمدہ نمو کے باعث فی کس آمدنی کا بڑھنا، ترسیلات زر میں تاریخی نمو اور بینکاری شعبے میں رہن مالکاری کی خدمات تک رسائی ہے۔ تاہم ،دیگر ملکوں کے مقابلے میں پاکستان میں مکاناتی مالکاری کی منڈی کا حجم ابھی تک بہت چھوٹا ہے ۔ یہ بھارت میں 2.5 فیصد، کولمبیا میں 5 فیصد، چلی 14 فیصد اور امریکا میں 65 فیصد تک ہے۔ اس حصے میں سال 2007ء کے دوران مکاناتی مالکاری کی خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔[17]

شکل 10.17: مجموعی تقسیم میں حصہ

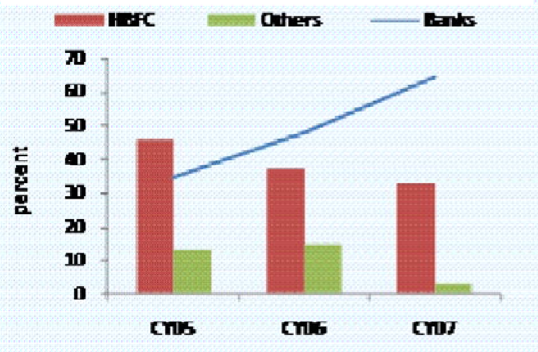

Source: Annual Audited accounts

پاکستان میں ہاوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (ایچ بی ایف سی)، بینک اور مکاناتی مالکاری کی خدمات فراہم کرنے کا لائسنس رکھنے والی این بی ایف سیز رہن مالکاری کی خدمت فراہم کرنے والے اہم ادارے ہیں۔ سال 2007ء کے دوران مکاناتی مالکاری کے لیے مجموعی ادائیگی بڑھ کر 126.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جو سال 2006ء میں 103.2 ارب روپے تھی۔ سال بسال نمو کے لحاظ سے سال 2007ء کے دوران مجموعی ادائیگی میں 22.5 فیصد کا اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ سال کی 30.4 فیصد نمو سے خاصا کم ہے۔اس پستی کی وجوہات یہ ہیں:(1)زری سخت گیری کے باعث شرح سود میں اضافہ(2)تعمیرات و زمین کی لاگت میں نمایاں اضافہ اور(3) گرانی کا بڑھنا، جو معیشت میں بچتیں کم کر کے قرضوں کے لیے طلب پر اثرانداز ہوتی ہے۔ ان مسائل کے علاوہ زمینوں کے واضح عنوانات سے متعلق مشکلات اور مالی اداروں کے لیے طویل مدتی فنڈنگ کے محدود ذرائع کیونکہ اس طرح اثاثوں و واجبات میں عدم مطابقت کو ختم کرنا ممکن ہے جو عام طور پر مکانات کے طویل مدتی قرضوں میں ابھرتے ہیں اور پست آمدنی والے گھرانوں کو قرضے دینے کے لیے نامناسب ترغیبات جیسے ساختی مسائل برقرار ہیں۔

مجموعی ادائیگی کی ادارہ جاتی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر سال 2007ء تک مکاناتی مالکاری کے قرضوں میں بینکوں کا حصہ سب سے زیادہ 64.5 فیصد رہا جو سال 2005ء میں 37.4 فیصد تک تھا(**شکل 10.17**)۔ اعدادوشمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ 1952ء میں قائم ہونے والے مکاناتی مالکاری کے سب سے پرانے ادارے ایچ بی ایف سی نے 2005ء تک اپنی بالادستی کو برقرار رکھا ہے۔ ایچ بی ایف سی اور غیر بینکی مالی کمپنیوں کا مکاناتی مالکاری کی منڈی میں حصہ گذشتہ برسوں کے دوران کم ہوا ہے۔ یہ حصہ بینکوں کو منتقل ہو گیا ہے کیونکہ بینکاری نظام کو خردہ امانتوں اور شاخوں کے وسیع ترنیٹ ورک کے باعث بہتر رسائی کی سہولتیں حاصل ہیں۔

اگرچہ بینکاری شعبے نے مکاناتی مالکاری کے قرضوں کی فراہمی میں اپنی بالادستی قائم کر لی ہے تاہم آخر سال 2007ء تک دیئے گئے 480,569 کے مجموعی قرضوں میں ایچ بی ایف سی کا حصہ اب بھی 93 فیصد ہے جبکہ بینکاری شعبہ صرف 6.3 فیصد تک محدود رہا۔ اداشدہ قرضوں میں بینکاری شعبے کے دوتہائی حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری شعبے نے متوسط اوراعلیٰ طبقے کو اپنا ہدف بنا رکھا ہے جبکہ ایچ بی ایف سی کے صارفین کا تعلق نچلے طبقے سے ہے۔ اس ضمن میں بینکاری شعبے کے اوسط مکاناتی قرضے کا حجم 2.7 ملین روپے جبکہ ایچ بی ایف سی کا صرف 92,600 روپے ہے۔

مکاناتی قرضے تعمیرات، یکمشت خریداری اور مرمت کی تین سرگرمیوں کے لیے دیئے جاتے ہیں۔ آخر سال 2007ء تک تقسیم کردہ مجموعی مکاناتی قرضوں کے اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ تقریباً نصف (50.7 فیصد) نجی جائیداد کی تعمیر کے لیے فراہم کیے گئے اور اس کے بعد مکانات کی یکمشت خریداری کا نمبر آتا ہے۔(**شکل 10.18**)۔ حالیہ برسوں کے دوران مرمت کے لیے قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے کیونکہ مجموعی قرضوں میں ان کا حصہ آخر سال 2005ء کے 7.5 فیصد سے بڑھ کر آخر سال 2007ء میں 10.4 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔

[17] ہاوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتوں کو تقویمی سال کی بنیادوں پر مرتب کیا جاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکاناتی ماکاری خدمات میں تاخیر سے داخلے کے باوجود بینکوں کو سب سے بڑے قرض فراہم کرنے والے اداروں کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ ایچ بی ایف سی اور دیگر غیر بینکی مالی اداروں کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے اہم مالی اظہاریوں کا تجزیہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

شکل 10.18: تقسیم کردہ قرضوں میں حصہ

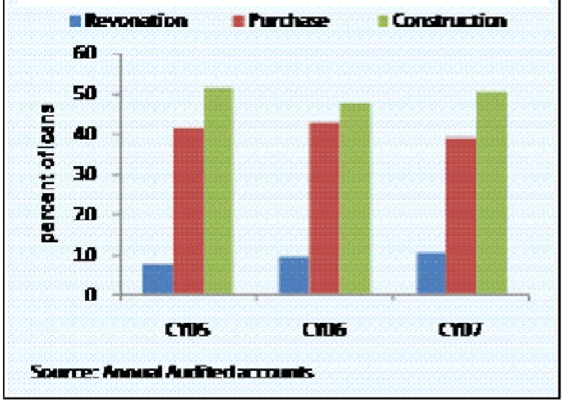

فی الوقت غیر بینکی مالی کمپنیوں میں ایشین ہاؤسنگ فنانس لمیٹڈ (اے ایچ ایف ایل) وہ واحد ادارہ ہے جو صرف مکاناتی ماکاری کی خدمات فراہم کر رہا ہے جبکہ ایچ بی ایف سی ایک ترقیاتی مالی ادارہ ہے جو اسٹیٹ بینک کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ مالی سال 2007ء کے دوران ایچ بی ایف سی اور اے ایچ ایف ایل کے مجموعی اثاثے 9.9 فیصد کی سال بسال کمی کے بعد 17.7 ارب روپے رہ گئے جبکہ مالی سال 2006ء کے دوران اس میں 5.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں غیر بینکی مالی اداروں میں مکاناتی ماکاری کی کمپنیوں کا حصہ کم ہو کر محض 3.1 فیصد رہ گیا ہے جو کہ آخر مالی سال 2002ء میں 10.5 فیصد تک تھا (**شکل 10.19**)۔ مندی کے حصے میں کمی کی بڑی وجہ ایچ بی ایف سی کے اثاثوں میں منفی نمو اور شعبے سے ایک کمپنی کا اخراج ہے۔ مالی سال 2007ء میں ایچ بی ایف سی اور اے ایچ ایف ایل کے اثاثوں میں بالترتیب 4.7 فیصد اور 9.8 فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ ایچ بی ایف سی میں منفی نمو کا بنیادی سبب غیر ادا شدہ قرضوں کی مزید سخت معیار کے تحت از سر نو درجہ بندی ہے۔ یہ ایچ بی ایف سی کے مکاناتی قرضوں میں 6.5 فیصد کی منفی نمو سے بھی عیاں ہے جبکہ مجموعی ادائیگی میں مالی سال 2007ء کے دوران 7.3 فیصد کا اضافہ ہوا اور غیر ادا شدہ قرضوں پر 1.9 ارب روپے کی بھاری تموین بھی دی گئی جو مالی سال 2006ء میں صرف 310 ملین روپے تک تھی۔ دوسری جانب مالی سال 2007ء کے دوران مکاناتی ماکاری کی کمپنیوں میں اے ایچ ایف ایل کا حصہ 0.9 فیصد رہا جبکہ ایچ بی ایف سی کا حصہ 99.1 فیصد بنتا ہے۔

شکل 10.19: مکاناتی ماکاری کمپنیوں کے اثاثے

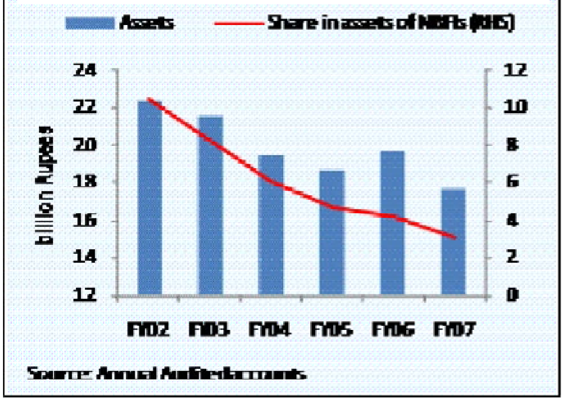

تسلیم کردہ غیر ادا شدہ قرضوں کے اثرات کی عکاسی قابل آمدنی اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب میں کمی سے بھی عیاں ہے، جو آخر مالی سال 2007ء میں 79.4 فیصد رہ گیا ہے جبکہ یہ مالی سال 2006ء میں 86.7 فیصد رہا تھا (**جدول 10.13**)۔ ایچ بی ایف سی اور اے ایچ ایف ایل کے گیئرنگ کا تناسب مالی سال 2007ء میں بڑھ کر 3.1 گنا ہو گیا جو مالی سال 2006ء میں 2.7 رہا تھا۔ بلند مالی لیوراجیہ سے سال کے دوران نئے مکاناتی قرضوں کی ماکاری کے لیے قرض گیری پر انحصار کی عکاسی ہوتی ہے۔ رعایتی نرخوں پر مجموعی قرض گیری میں بڑا حصہ (99.8 فیصد) ایچ بی ایف سی کا ہے جو زیادہ تر حکومت یا اسٹیٹ بینک سے حاصل کی گئی۔ پست لاگت کی قرض گیری کے فوائد بلند اوسط تفاوت اور خالص سودی مارجن سے بھی عیاں ہیں۔ اعانتی قرض گیری کے ساتھ ساتھ بلند ہوتی شرح سود کا بھی تفاوت کو بڑھانے میں اہم کردار ہے۔ تاہم، ایسے بھاری مارجنز کے فوائد اثاثوں اور ایکویٹی کے منافع میں عیاں نہیں ہیں۔ اپنے بھاری غیر ادا شدہ قرضوں پر 1.9 ارب روپے کی تموین اور آپریٹنگ کے اخراجات میں اضافے کے باعث زیریں خط سرخ سمت میں منتقل ہو گیا ہے۔ آمدنی و اخراجات کے تناسب میں خاصی کمی کی وجہ بھی مذکورہ عوامل ہی ہیں۔ خصوصاً، مالی سال 2007ء کے دوران آمدنی و اخراجات کا تناسب بڑھ کر 46.8 فیصد ہو گیا جو مالی سال 2000ء کے بعد سے پست ترین سطح ہے جبکہ مالی سال 2002ء تا 2006ء کے دوران یہ اوسطاً 128 فیصد رہا تھا۔

جدول 10.13: ایچ بی ایف سی ایل اور مکاناتی مالکاری مہیا کرنے والی غیر بینکی مالی کمپنیوں کی مجموعی کارکردگی کے اظہاریے

فیصد (سوائے تناسبات کے)

	م س03ء	م س04ء	م س05ء	م س06ء	م س07ء
مکاناتی مالکاری اور کل اثاثوں کا تناسب	51.6	61.5	65.4	63.8	61.2
سرمایہ کاری اور کل اثاثوں کا تناسب	20.2	9.4	19.0	22.6	18.2
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	71.8	70.9	84.5	86.7	79.4
مکاناتی مالکاری کی شرح نمو	5.3	7.8	1.8	3.0	-16.5
قرضوں اور ایکویٹی کا تناسب	2.9	3.1	2.8	2.7	3.1
اوسط تفاوت	7.5	6.9	8.3	8.6	11.8
خالص سودی مارجن	7.5	6.9	8.4	8.8	11.9
آمدنی اور اخراجات کا تناسب	142.6	57.4	110.6	176.6	46.8
اوسط اثاثوں پر منافع (بعداز ٹیکس)	0.9	-3.3	-1.5	0.7	-0.4
اوسط ایکویٹی پر منافع (بعداز ٹیکس)	4.0	-14.7	-6.8	3.2	-2.0

ماخذ: سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے اور اسٹیٹ بینک کے حسابات

جولائی 2008ء میں ایچ بی ایف سی کو ایک کمرشل رہن قرضہ دینے والے ادارے میں تبدیل کرنے کے لیے اس ترقیاتی مالی ادارے کو بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت ''ایچ بی ایف سی لمیٹڈ'' کی شکل دی گئی۔ مالی سال 2007ء تک ایچ بی ایف سی کا ادا شدہ سرمایہ 3 ارب تھا جس میں وفاقی حکومت کا حصہ 62.5 فیصد اور اسٹیٹ بینک کا حصہ 37.5 فیصد تھا۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے کم از کم شرائط کے تحت ایچ بی ایف سی اپنے ادا شدہ سرمائے کو 6 ارب روپے تک لانے کے عمل سے گزر رہا ہے۔ اس وقت، اس کا ادا شدہ سرمایہ 3.5 ارب روپے ہے جس میں وفاقی حکومت کا 53.6 فیصد اور 46.4 فیصد حصہ اسٹیٹ بینک کا ہے۔

ایچ بی ایف سی ایل کے علاوہ اے ایچ ایف ایل کو بھی اپنی کاروباری سرگرمیوں کی مالکاری کے لیے طویل مدتی رقوم جمع کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ مالی سال 2007ء تک اے ایچ ایف ایل کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ اس کی ایکویٹی بنیاد تھی۔ خصوصاً، آخر مالی سال 2007ء تک اے ایچ ایف ایل کے 84.4 فیصد اثاثوں کی فنڈنگ کمپنی کی ایکویٹی سے کی جاتی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کمپنی نے ابھی اپنی فنڈنگ کی بنیاد کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ یہ کمپنی صرف 13 ملین روپے کے فنڈز جمع کر سکی جس میں سے 12.6 ملین روپے اسے سال کے دوران ہی واپس کرنے ہیں۔

ایکویٹی کی پست سطح بھی اے ایچ ایف ایل کے لیے باعث تشویش ہے جو مالی سال 2007ء کے دوران کم ہوکر 133.6 ملین روپے رہ گئی ہے، یہ مالی سال 2006ء میں 145.9 ملین روپے تھی۔ اس کا اہم سبب سال میں ہونے والے نقصانات ہیں۔ ایس ای سی پی کے 2008ء میں وضع کردہ قواعد کے تحت موجودہ مکاناتی مالکاری خدمات کے لیے کم از کم ایکویٹی میں مرحلہ وار اضافہ کرتے ہوئے اسے جون 2010ء تک 700 ملین روپے کر دیا جائے گا جو کمپنی کے لیے مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

10.3.7 ترقیاتی مالی ادارے

ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کا قیام پچاس اور ساٹھ کی دہائی کے دوران عمل میں آیا تھا اور ان کا بنیادی مقصد معیشت کے اہم شعبوں کو مالی معاونت کی فراہمی تھی۔ پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن کو پہلے ترقیاتی مالی ادارے کی حیثیت حاصل ہے اور یہ 1957 میں قائم کی گئی تاکہ درمیانی تا طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری کے لیے عالمی مالی اداروں اور نجی شعبے سے فنڈز جمع کیے جاسکیں۔ عمومی طور پر ترقیاتی مالی اداروں کے بنیادی فرائض میں بطور کیپٹالسٹ فنانسر فرائض کی انجام دہی، معلوماتی بروکر، ترقیاتی شراکت دار اور سرکاری و نجی شعبوں سے فنڈز جمع کرنا شامل تھا۔ تاہم نوے کی دہائی میں اصلاحاتی عمل کے باعث رونما ہونے والی تبدیلیوں کے سبب ترقیاتی مالی اداروں نے اپنے لیے الگ راستے کا انتخاب کیا۔

اس وقت پاکستان میں کام کرنے والے تمام ترقیاتی مالی ادارے دوست ممالک سے دوطرفہ مشترکہ منصوبوں پر مبنی ہیں۔ ان اداروں کے لیے سال 2007ء بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں ایران، برونائی اور چین کے اشتراک سے تین نئی مشترکہ سرمایہ کاری کمپنیوں کا قیام عمل میں لانے کے ساتھ ساتھ پکک کو بھی ایک مقامی نجی بینک میں ضم کر دیا گیا۔

مالی اظہاریوں کے لحاظ سے آخرسال 2007ء تک ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثے 18.5 فیصدکمی کے ساتھ 95.3 ارب روپے ہوگئے جبکہ سال 2006ء میں ان کی نمو 8.5 فیصد تک رہی تھی (**جدول10.14**)۔[18] اس کمی کی وجہ پکک کا اس شعبے سے اخراج ہے۔ پکک کے علاوہ دیگر اداروں کے اثاثوں میں 20.7 فیصد کی نمو ہوئی ہے جس کا سبب موجودہ ڈی ایف آئیز کی سرمایہ کاری میں اضافہ اور ایک نئے ادارے کی آمد ہے۔

جدول 10.14: ترقیاتی مالی ادارے ایک نظر میں

ارب روپے

	2005ء	2006ء	2007ء
اثاثے	107.8	116.9	95.3
مالی اداروں کو قرض	8.3	17.0	18.9
سرمایہ کاری	43.1	37.9	37.5
قرضے	42.1	41.7	23.0
واجبات	73.8	79.6	54.6
مالی اداروں سے قرض	35.0	50.0	44.5
امانتیں/سی او آئیز	35.2	26.1	7.6
ایکویٹی	34.0	37.4	40.7

ماخذ: ترقیاتی مالی اداروں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

ڈی ایف آئیز میں اثاثوں کی تقسیم ارتکازکی پست سطح کو ظاہرکرتی ہے۔ خصوصاً، نئے ادارے کے علاوہ باقی چار ڈی ایف آئیز کے اثاثوں کا حصہ 20.6 فیصد تا 26.3 فیصد ہے(**شکل10.20**)۔ تاہم، سال 2008ء میں دو نئے اداروں کی آمد کے بعد اثاثوں کے حصے میں نمایاں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے اعداد وشمار سے ان خیالات کو تقویت ملتی ہے کیونکہ سب سے بڑے ترقیاتی مالی ادارے کا مجموعی اثاثوں میں حصہ بڑھ کر 28.3 فیصد تک پہنچ گیا ہے جبکہ سب سے چھوٹے ترقیاتی مالی ادارے کا اثاثوں میں حصہ صرف 5.5 فیصد تک ہے۔

شکل 10.20: ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کا ارتکاز

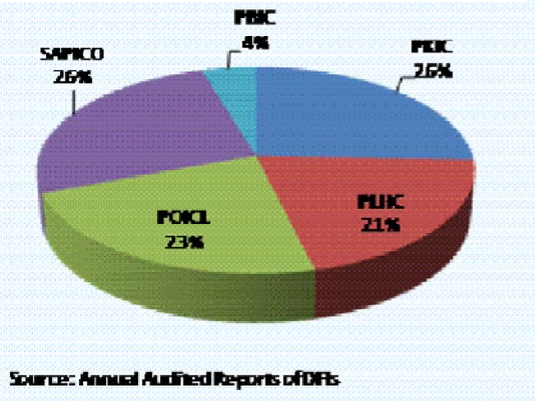

اس سیکشن کے باقی حصے میں سال 2007ء کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی مالی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

شکل 10.21: ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کی ہیئت ترکیبی

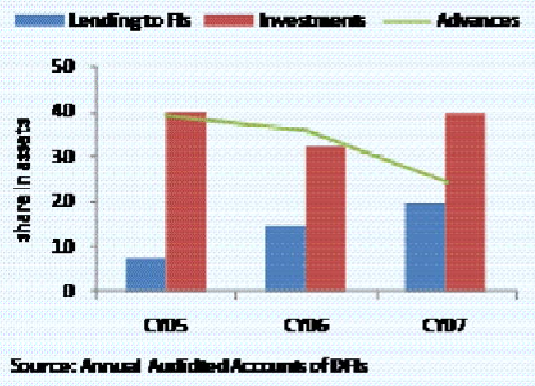

ڈی ایف آئیز کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی سے ظاہرہوتا ہے کہ سال 2007ء کے دوران اس کے قرضوں کے جزدان میں 44.8 فیصدکی بھاری کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم اس میں ہونے والی تمام کمی کو پکک کے اخراج سے منسوب نہیں کیا جاسکتا(**جدول10.14**)۔ اس رجحان کی عکاسی مجموعی اثاثوں میں قرضوں کے حصے میں کمی سے بھی ہوتی ہے جو آخر سال 2007ء تک 24.3 فیصد گھٹ گیا جبکہ یہ سال 2006ء میں 35.7 فیصد رہا تھا(**شکل10.21**)۔ ایک بارپھراس کمی کی وجہ پکک تھی جس کے اثاثوں میں قرضوں کا حصہ 50.2 فیصد تک تھا۔ اثاثوں کے اجزائے ترکیبی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ موجودہ ترقیاتی مالی ادارے بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں جو کہ ان کے اثاثوں کا 40 فیصد تک بنتی ہے۔ سرمایہ کاری کا مزید تفصیلی جائزہ ظاہرکرتا ہے کہ سال 2007ء کے دوران ڈی ایف آئیز کی (ٹی ایف سیز / پی ٹی سیز) کارپوریٹ قرضہ جاتی آلات کے لیے سرمایہ کاری میں بڑھی ہے، جس کی وجہ سے مجموعی سرمایہ کاری میں اس کا حصہ بڑھ کر 13.3 فیصد ہوگیا ہے جو سال 2006ء میں 8.9 فیصد رہا تھا(**جدول10.15**)۔ اسی طرح، حکومتی تمسکات اور ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں تیزی کی بنیادی وجہ اس شعبے میں نئے سرمائے کا ادخال ہے جسے سرمایہ کاری اور مالی اداروں کو

[18] آخرسال 2008ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثے بڑھ کر 97.7 ارب روپے ہوگئے ہیں۔

قرضے دینے کے لیے استعمال میں لایا گیا۔ اس میں آخر سال 2007ء تک 19.8 فیصد کا اضافہ ہوا جو سال 2005ء میں صرف 8.3 فیصد تھا۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی مالی اداروں کی توجہ اپنے بنیادی کاروبار پر مرکوز ہے۔

جدول 10.15: ترقیاتی مالی اداروں کا سرمایہ کاری جزدان

کل سرمایہ کاری کا فیصد

	2005ء	2006ء	2007ء
ذیلی ادارے	11.0	11.5	11.6
حکومتی تمسکات	12.9	14.8	17.2
محولہ حصص	20.3	23.7	26.2
ٹی ایف سی/ پی ٹی سی	8.0	8.9	13.3
دیگر	47.9	41.2	31.7

ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کی فنڈنگ ایکویٹی اور مالی اداروں سے قرض گیری کے ذریعے کی جاتی ہے کیونکہ امانتوں کی رقوم صرف 8 فیصد تک ہیں (**جدول 10.16**)۔ تین موجودہ ڈی آیف آئیز میں سرمائے کا ادخال اور سال کے دوران نئے ادارے کی ایکویٹی کی آمد سے آخر سال 2007ء تک ان کی ایکویٹی بڑھ کر 40.7 ارب روپے تک پہنچ گئی جو کہ سال 2006ء میں 37.4 ارب روپے تھی۔ پِکِک کے انضمام کے باعث ڈی ایف آئیز کی ایکویٹی میں 7.6 ارب روپے کی کمی بھی آئی ہے۔ تاہم، سال 2007ء کے دوران ڈی ایف آئیز کی امانتوں میں 18.5 ارب روپے کی کمی ہوئی ہے۔ یہ رقم پِکِک کی امانتوں کے حجم کے مساوی ہے۔ فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سال 2007ء کے دوران ڈی ایف آئیز نے قرض گیری کے لیے مالی اداروں پر زیادہ انحصار کیا ہے۔ اگرچہ سال 2007ء کے دوران مالی اداروں سے قرض گیری میں 5.5 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی ہے تاہم اب بھی ان کے 46.7 فیصد اثاثوں کی مالکاری اسی ذریعے سے کی جارہی ہے۔

جدول 10.16: ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ کی ہیئت ترکیبی

اثاثوں کی فیصد

	2005ء	2006ء	2007ء
ایکویٹی	31.5	32.0	42.7
مالی اداروں سے قرض	32.5	42.8	46.7
امانتیں	32.6	22.4	8.0
دیگر	3.4	2.9	2.6

فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر بینکی مالی کمپنیوں کی طرح ترقیاتی مالی اداروں کو بھی فنڈنگ کے پائیدار ذرائع کی کمی کا سامنا ہے جو طویل مدت میں اس کی کاروباری سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس سے کاروبار میں توسیع بھی دیگر مالی اداروں کے قرضوں کے متعلق فیصلوں پر منحصر ہوجاتی ہے کیونکہ امانتیں جمع کرنے کی نسبت ایسے ذرائع سے قرض گیری پر بھاری لاگت آتی ہے۔ اس مسئلے کے ترقیاتی مالی اداروں کی مجموعی نفع یابی پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ڈی ایف آئیز کے شعبے میں نئے اداروں کی آمد اور موجودہ اداروں کی جانب سے نئے سرمائے کے ادخال کے نتیجے میں پِکِک کے سرمائے کی منتقلی کے باوجود سال 2007ء کے دوران کفایت سرمایہ کے اظہاریے مستحکم ہوئے ہیں۔ نتیجتاً، سال 2007ء میں شرح کفایت سرمایہ بہتر ہوکر 44.4 فیصد ہوگئی ہے جو سال 2006ء میں 32.9 فیصد رہی تھی۔ پہلی تہ کے سرمائے اور آر ڈبلیو ایز کے تناسب میں بھی بہتری آئی ہے جو سال 2006ء کے 30.4 فیصد سے بڑھ کر 42.1 فیصد تک پہنچ گیا ہے (**جدول 10.17**)۔ ترقیاتی مالی اداروں کی مضبوط سرمایہ جاتی بنیاد سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ وہ اپنی کاروباری سرگرمیوں میں غیر متوقع نقصانات کو برداشت کرنے کی صلاحیت کے حامل ہیں۔ ڈی ایف آئیز کی ایکویٹی میں قابل ذکر اضافہ ایکویٹی اور واجبات کے بہتر تناسب سے بھی عیاں ہے جو سال 2007ء میں بڑھ کر 74.5 فیصد ہوگیا جبکہ یہ آخر سال 2006ء میں 51.8 فیصد کی بلند سطح پر تھا۔

اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بھی سال 2007ء کے دوران تیزی سے بہتری آئی ہے۔ غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں (خام) کے تناسب خاصی کمی کے بعد گر کر 8.6 فیصد ہوگیا ہے جو سال 2006ء میں 21.1 فیصد رہا تھا۔ اسی طرح، خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب 2006ء کے 13.2 فیصد سے گر کر سال 2007ء میں 1.1 فیصد رہ گیا ہے۔

سال کے دوران ایک اور اہم پیش رفت ترقیاتی مالی اداروں کی بلند نفع یابی ہے جو 27.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 3.2 ارب روپے ہوگئی ہے۔ یہ صورتحال سال 2006ء کے بالکل برعکس ہے کیونکہ اس سال تمام اداروں کے منافع میں تیزی سے کمی ہوئی تھی۔ تیزی سے مراجعت کا اہم سبب تمسکات کی فروخت پر منافع ہے جو سال 2007ء کے دوران 87 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 2.8 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، ڈوبے ہوئے قرضوں وتموین کی رقوم میں 0.5 ارب روپے کی بھی نفع آوری کو بڑھانے کا باعث بنی ہے۔ سال کے دوران خالص سودی آمدنی میں

بھی 19.2 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مذکورہ پیش رفت کے نتیجے میں سال 2007ء میں اثاثوں پر قبل از ٹیکس منافع اضافے کے ساتھ 3.3 فیصد ہوگیا جبکہ یہ سال 2006ء میں 2.1 فیصد رہا تھا۔

پاکستان میں ترقیاتی مالی اداروں کے قیام کا مقصد صنعتی، زرعی و برآمدی منصوبوں کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاری لانا، جہاز رانی، شکر و کیمیائی کھاد جیسے شعبوں میں صنعتیں قائم کرنا، اندرون ملک مال برداری، سیاحت و ہوٹلوں کی صنعت کو فروغ دینا اور اقتصادی اشتراک کے ذریعے ایسے ترجیحی منصوبوں پر تعاون کرنا جن میں دونوں ملکوں کے سرمایہ کار دلچسپی رکھتے ہوں۔ ان کے دائرہ کار میں حکومت کے لیے بعض خدمات کی فراہمی بھی شامل ہے جو تشکیل سرمایہ کے عمل میں بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ان خدمات میں تمسکات کی ذمہ نویسی، انضمام و تحویل میں سہولت دینا، سنڈیکیٹ قرضوں کی فنڈنگ، حکومتی معاملات کا انتظام چلانا اور کاروباری امور کے متعلق مالی تجاویز فراہم کرنا ہے۔

جدول 10.17: ترقیاتی مالی اداروں کی کارکردگی کے اہم اظہاریے

فیصد

	2005ء	2006ء	2007ء
سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب	17.24	32.9	44.4
مرحلہ اول سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب	15.12	30.4	42.1
سرمایہ اور واجبات کا تناسب	50.5	51.8	74.5
ایکویٹی اور اثاثوں کا تناسب	34.6	35.2	42.7
غیر اداشدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب (مجموعی)	49.4	15.2	8.6
خالص غیر اداشدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	18.5	8.6	1.1
تموین اور غیر اداشدہ قرضوں کا تناسب	62.5	43.1	87.7
کاسبی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	86.8	82.6	83.4
اخراجات اور کل آمدنی کا تناسب	45.9	68.8	58.2
اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)	5.5	2.6	2.5
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	5.5	2.6	2.5
ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	6.0	2.2	3.0
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	16.0	7.5	6.5
خالص سودی مارجن	1.9	1.4	2.1
سیال اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	14.2	15.3	17.3

ماخذ: ترقیاتی مالی اداروں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

تاہم ترقیاتی مالی اداروں نے سنجیدگی سے ان ترجیحاتی خدمات پر اپنی توجہ مرکوز نہیں کی۔ اگرچہ ان کی کارکردگی اور نفع یابی کی سطح اطمینان بخش ہے تاہم طویل مدتی صنعتی منصوبوں پر عملدرآمد کے ذریعے اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے بنیادی فریضے میں ناکام رہے ہیں۔ ان کی پست کارکردگی کا سبب بینکوں کی جانب سے درپیش سخت مسابقت ہے کیونکہ بینکوں نے آفاقی بینکاری کے فلسفے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایسی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے جنہیں کبھی صرف ترقیاتی مالی اداروں کا خصوصی علاقہ تصور کیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں، ڈی ایف آئیز اس ضروری تحرک سے بھی محروم ہیں جنہیں نجی ادارے کی بنیادی خصوصیت سمجھا جاتا تھا۔ ان کی لیوراجیہ کی سطح پست ہے کیونکہ وہ طویل مدتی امانتیں جمع کر کے اپنے اثاثوں اور واجبات کا موثر انتظام چلانے اور ان فنڈز کو طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری کے لیے قرض دینے کی موثر اہلیت کے حامل نہیں ہیں۔

ترقیاتی مالی اداروں کے خطرات کی صورتحال بھی بینکوں سے مماثل ہے۔ ان کا ضوابطی فریم ورک بھی کم وبیش بینکوں جیسا ہی ہے۔ اس شعبے کی ترقی کے لیے نجی شعبے کی شرکت بے حد ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ترقیاتی مالی اداروں پر حکومتی بالادستی میں بتدریج کمی کے لیے طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔[19] توقع ہے کہ اس شعبے میں نجی اداروں کی شرکت سے اسے لیے اشد ضروری تحرک فراہم کرنے میں مدد ملے گی اور یہ ادارے زیادہ مستعد و فعال انداز میں اپنے متعین مقاصد کے حصول کے لیے متبادل ذرائع دریافت کریں گے۔

10.4 ماحصل

غیر بینکی مالی ادارے تاریخی طور پر معیشت کے مختلف شعبوں کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس طرح ان اداروں کا نہ صرف ملک کی معاشی ترقی میں حصہ ہے بلکہ ان سے مالی نظام میں گہرائی بھی آتی ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں کے دوران مالی شعبے کے اس جز کو بینکوں کی سرگرمیوں میں وسعت کے باعث سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس کا اہم سبب یہ ہے کہ غیر بینکی مالی کمپنیوں کے مقابلے میں بینک پست لاگت کے فنڈز جمع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ایس ای سی پی کے نئے ضوابط میں کم از کم مطلوبہ سرمائے میں اضافہ اور غیر اداشدہ قرضوں کے لیے شرائط کو مزید سخت کرنے سے توقع ہے کہ اس شعبے میں منفی حالات سے عہدہ براہونے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ جبکہ، کم از کم مطلوبہ سرمائے کی حد میں اضافہ بھی این بی ایف سیز کے اپنے مفاد میں ہے کیونکہ خطرہ بہ وزن اثاثوں پر مطلوبہ کفایت سرمایہ کی پست سطح غیر بینکی مالی کمپنیوں اور مضاربہ کمپنیوں کی جانب سے خطرات کا موثر انتظام کرنے میں بڑی رکاوٹ رہی

[19] ایس اے پی آئی سی او اپریل 2008ء میں نجی سے پبلک لمیٹڈ کمپنی کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔

ہے۔ دوسری جانب ،ترقیاتی مالی ادارے پہلے ہی ایک ایسے ضوابطی نظام پر عمل پیرا ہیں جس کا اطلاق بینکوں پر بھی ہوتا ہے،اس کے تحت 8 فیصد شرح کفایت سرمایہ کو برقرار رکھنا اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے دیئے گئے مقررہ وقت پر بازل دوم کا نفاذ شامل ہیں۔

توقع ہے کہ تمام غیر بینکی مالی اداروں کی جانب سے این بی ایف سیز کے ضوابط برائے 2008ء پر عملدرآمد کے ساتھ ہی یہ ادارے تیزی سے وسعت پاتے ہوئے مالی شعبے میں کاروباری سرگرمیاں انجام دینے کی بہتر پوزیشن میں آجائیں گے۔ مزید برآں، ریئیل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ (آر ای آئی ٹیز) اورنجی ایکویٹی فنڈز (**باکس 10.3**) کی تشکیل کے لیے ایس ای سی پی کے ضوابطی فریم ورک سے بھی مالی نظام کو متنوع بنانے اوراس کی نمو میں مدد ملے گی۔

باکس 10.3 : ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ

ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ (آر ای آئی ٹیز) ایک ایسا میوچل فنڈ ادارہ ہے جو جائیدادوں میں سرمایہ کاری کرکے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو اپنے یونٹ ہولڈرز کو دیتا ہے۔ پاکستان میں ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ کو ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ ریگولیشنز 2008ء کے تحت متعارف کرایا گیا ہے جسے سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان نے 31 جنوری 2008ء کو جاری کیا۔ آر ای آئی ٹیز کے ضوابطی فریم ورک کے نفاذ سے قبل وفاقی وصوبائی حکومتوں کے نمائندوں ،قدر پرکھنے والوں ،ریئل اسٹیٹ کے ترقی کنندگان ،ٹھیکیداروں ،ڈیزائنروں اور مالی منڈی کے دیگر شرکا سے جامع مذاکرات اور مشاورت کی گئی۔ آر ای آئی ٹیز کا مقصد ایک متبادل اثاثہ جاتی طبقے کو پیدا کرنا ہے جس سے سرمائے کی منڈی میں مزید گہرائی آئے گی اور ضوابط کے تحت پر اعتماد طریقہ کار کے ذریعے ریئل اسٹیٹ شعبے میں شفافیت کو فروغ ملے گا۔

ضوابط کے مطابق آر ای آئی ٹیز کی ساخت مسدود ٹرسٹ جیسی ہوگی۔ آر ای آئی ٹی مینجمنٹ کمپنی (آر ایم سی) کو غیر بینکی مالی کمپنی کی حیثیت میں 50 ملین روپے کے کم از کم سرمائے سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ تاہم آر ایم سی کے لیے رجسٹریشن کی تاریخ کے 30 دن کے اندر 500 ملین روپے جمع کرنا لازمی ہوگا۔ آر ای آئی ٹی کے فنڈ کا کم از کم حجم 5 ارب روپے ہے اور انہیں اپنی آمدنی کا 90 فیصد بطور منافع منقسمہ تقسیم کرنے پر ٹیکسوں سے استثنیٰ دیا جائے گا۔ اس کے یونٹ ہولڈرز کیپیٹل گین حاصل کرنے کے لیے اپنے یونٹس کو ثانوی منڈی میں بھی فروخت کرسکتے ہیں۔

ایک آر ای آئی ٹی دو طرح کے منصوبے شروع کرتی ہے: ترقیاتی یا لگانی۔ ترقیاتی منصوبے وہ ہیں جن میں کوئی جائیداد تعمیر کرکے اسے منافع پر فروخت کرتے ہوئے اس کی آمدنی کو یونٹ ہولڈرز میں بطور منافع منقسمہ تقسیم کیا جائے گا۔ دوسری جانب لگانی منصوبوں میں آمدنی کے حصول پر توجہ مرکوز ہوگی اور اس میں جائیداد کی لگانی آمدنی یونٹ ہولڈرز کے لیے بطور منافع منقسمہ استعمال کیا جائے گا۔

آر ای آئی ٹیز کو متعارف کرانے سے توقع ہے کہ جائیدادوں پر لگان اور فروخت دونوں کے لین دین کے نرخوں کے تعین کے نظام میں بہتری آئے گی جبکہ اس سے طویل مدتی لگانی منڈی کو فروغ دینا بھی ممکن ہوسکے گا۔ اس سے قدر کے تعین ،فنڈ کے پیشہ ورانہ انتظام اور ٹرسٹی شپ کی صلاحیت سازی میں بھی مدد ملے گی۔

سرمایہ منڈی کے شرکا کے لیے آر ای آئی ٹیز ایک متبادل اثاثہ جاتی طبقہ پیدا کرے گی جس سے تمسکات کی رسد میں اضافے کے ساتھ ساتھ 'ایکویٹی سیکورٹی' اور 'ریئل اسٹیٹ' کے فوائد سے بہرہ مند ہونا ممکن ہوسکے گا۔ چونکہ ان یونٹوں کی اسٹاک ایکس چینج پر خرید وفروخت کی جاسکے گی اس لیے اثاثہ جاتی طبقہ میوچل فنڈ کی صنعت کو متنوع بنانے اور اس میں وسعت لانے میں معاون ثابت ہوگا۔ ابتدائی طور پر آر ای آئی ٹیز خدمات اسلام آباد ،راولپنڈی ،کراچی ،لاہور ،پشاور اور کوئٹہ میں فراہم کی جائیں گی۔

ماخذ: ایس ای سی پی